ایوب

ایوب کی دین داری

1 ملکِ عُوض میں ایک بے الزام آدمی رہتا تھا جس کا
نام ایوب تھا۔ وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر
بُرائی سے دُور رہتا تھا۔ 2 اُس کے سات بیٹے اور تین
بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 3 ساتھ ساتھ اُس کے بہت مال مویشی
تھے: 7,000 بھیڑبکریاں، 3,000 اونٹ، بیلوں کی 500
جوڑیاں اور 500 گدھیاں۔ اُس کے بے شمار نوکر نوکرانیاں بھی تھے۔ غرض مشرق کے تمام باشندوں میں اِس آدمی کی حیثیت سب سے بڑی تھی۔

4 اُس کے بیٹوں کا دستور تھا کہ باری باری اپنے
گھروں میں ضیافت کریں۔ اِس کے لئے وہ اپنی تین
بہنوں کو بھی اپنے ساتھ کھانے اور پینے کی دعوت دیتے
تھے۔ 5 ہر دفعہ جب ضیافت کے دن اختتام تک پہنچتے تو
ایوب اپنے بچوں کو بلا کر اُنہیں پاک صاف کر دیتا اور صبح سویرے اُٹھ کر ہر ایک کے لئے بھسم ہونے والی ایک ایک قربانی پیش کرتا۔ کیونکہ وہ کہتا تھا، ”ہو سکتا ہے میرے بچوں نے گناہ کر کے دل میں اللہ پر لعنت کی ہو۔“ چنانچہ ایوب ہر ضیافت کے بعد ایسا ہی کرتا تھا۔

ایوب کے کردار پر الزام

6 ایک دن فرشتے* اپنے آپ کو رب کے حضور پیش
کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔ 7 رب
نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“ ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا رہا۔“

8 رب بولا، ”کیا تُو نے میرے بندہ ایوب پر توجہ دی؟ دنیا میں اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ کیونکہ وہ بے الزام ہے، وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا ہے۔“

9 ابلیس نے رب کو جواب دیا، ”بے شک، لیکن کیا
ایوب یوں ہی اللہ کا خوف مانتا ہے؟ 10 تُو نے تو اُس کے،
اُس کے گھرانے کے اور اُس کی تمام ملکیت کے اِرد گرد
حفاظتی باڑ لگائی ہے۔ اور جو کچھ اُس کے ہاتھ نے کیا اُس
پر تُو نے برکت دی، نتیجے میں اُس کی بھیڑبکریاں اور
گائے بیل پورے ملک میں پھیل گئے ہیں۔ 11 لیکن وہ
کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا بڑھا کر سب کچھ تباہ کرے جو اُسے حاصل ہے۔ تب وہ تیرے منہ پر ہی تجھ پر لعنت کرے گا۔“

12 رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، جو کچھ بھی اُس کا ہے وہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کے بدن کو ہاتھ نہ لگانا۔“ ابلیس رب کے حضور سے چلا گیا۔

13 ایک دن ایوب کے بیٹے بیٹیاں معمول کے
مطابق ضیافت کر رہے تھے۔ وہ بڑے بھائی کے گھر میں
کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے۔ 14 اچانک ایک
قاصد ایوب کے پاس پہنچ کر کہنے لگا، ”بیل کھیت میں ہل
چلا رہے تھے اور گدھیاں ساتھ والی زمین پر چر رہی تھیں
15 کہ سبا کے لوگوں نے ہم پر حملہ کر کے سب کچھ چھین
لیا۔ اُنہوں نے تمام ملازموں کو تلوار سے مار ڈالا۔ صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“

16 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک اَور قاصد پہنچا

*لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

جس نے اطلاع دی، ”اللہ کی آگ نے آسمان سے گر کر
آپ کی تمام بھیڑبکریوں اور ملازموں کو بھسم کر دیا۔ صرف
مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“
17 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ تیسرا قاصد پہنچا۔
وہ بولا، ”بابل کے کلدیوں نے تین گروہوں میں تقسیم ہو کر
ہمارے اُونٹوں پر حملہ کیا اور سب کچھ چھین لیا۔ تمام
ملازموں کو اُنہوں نے تلوار سے مار ڈالا۔ صرف مَیں ہی
آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“
18 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ چوتھا قاصد پہنچا۔
اُس نے کہا، ”آپ کے بیٹے بیٹیاں اپنے بڑے بھائی کے
گھر میں کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے 19 کہ
اچانک ریگستان کی جانب سے ایک زوردار آندھی آئی جو
گھر کے چاروں کونوں سے یوں ٹکرائی کہ وہ جوانوں پر گر
پڑا۔ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ صرف مَیں ہی آپ کو
یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“
20 یہ سب کچھ سن کر ایوب اُٹھا۔ اپنا لباس پھاڑ کر اُس
نے اپنے سر کے بال منڈوائے۔ پھر اُس نے زمین پر گر کر
اوندھے منہ رب کو سجدہ کیا۔ 21 وہ بولا، ”مَیں ننگی حالت میں
ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگی حالت میں کوچ کر جاؤں گا۔
رب نے دیا، رب نے لیا، رب کا نام مبارک ہو!“
22 اِس سارے معاملے میں ایوب نے نہ گناہ کیا،
نہ اللہ کے بارے میں کفر بکا۔

ایوب پر بیماری کا حملہ

2 ایک دن فرشتے* دوبارہ اپنے آپ کو رب کے حضور
پیش کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔
2 رب نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“
ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا
رہا۔“ 3 رب بولا، ”کیا تُو نے میرے بندہ ایوب پر توجہ
دی؟ زمین پر اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ وہ بےالزام ہے، وہ
سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور
رہتا ہے۔ ابھی تک وہ اپنے بےالزام کردار پر قائم ہے
حالانکہ تُو نے مجھے اُسے بلاوجہ تباہ کرنے پر اُکسایا۔“
4 ابلیس نے جواب دیا، ”کھال کا بدلہ کھال ہی ہوتا
ہے! انسان اپنی جان کو بچانے کے لئے اپنا سب کچھ دے
دیتا ہے۔ 5 لیکن وہ کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا بڑھا کر
اُس کا جسم* چھو دے؟ تب وہ تیرے منہ پر ہی تجھ پر
لعنت کرے گا۔“
6 رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، وہ تیرے
ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کی جان کو مت چھیڑنا۔“ 7 ابلیس
رب کے حضور سے چلا گیا اور ایوب کو ستانے لگا۔ چاند
سے لے کر تلوے تک ایوب کے پورے جسم پر بدترین قسم
کے پھوڑے نکل آئے۔ 8 تب ایوب راکھ میں بیٹھ گیا اور
ٹھیکرے سے اپنی جلد کو کھرچنے لگا۔
9 اُس کی بیوی بولی، ”کیا تُو اب تک اپنے بےالزام
کردار پر قائم ہے؟ اللہ پر لعنت کر کے دم چھوڑ دے!“
10 لیکن اُس نے جواب دیا، ”تُو احمق عورت کی سی باتیں
کر رہی ہے۔ اللہ کی طرف سے بھلائی تو ہم قبول کرتے
ہیں، تو کیا مناسب نہیں کہ اُس کے ہاتھ سے مصیبت بھی
قبول کریں؟“ اِس سارے معاملے میں ایوب نے اپنے
منہ سے گناہ نہ کیا۔

ایوب کے تین دوست

11 ایوب کے تین دوست تھے۔ اُن کے نام اِلی فز

*لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

*لفظی ترجمہ: گوشت پوست اور ہڈیاں

تیمانی، بِلدد سوخی اور ضوفر نعماتی تھے۔ جب اُنہیں اطلاع ملی
کہ ایوب پر یہ تمام آفت آ گئی ہے تو ہر ایک اپنے گھر سے
روانہ ہوا۔ اُنہوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ اکٹھے افسوس کرنے
اور ایوب کو تسلی دینے جائیں گے۔ 12 جب اُنہوں نے
دُور سے اپنی نظر اُٹھا کر ایوب کو دیکھا تو اُس کی اِتنی بُری
حالت تھی کہ وہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ تب وہ زار و قطار
رونے لگے۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر اُنہوں نے اپنے سروں
پر خاک ڈالی۔ 13 پھر وہ اُس کے ساتھ زمین پر بیٹھ
گئے۔ سات دن اور سات رات وہ اِسی حالت میں رہے۔
اِس پورے عرصے میں اُنہوں نے ایوب سے ایک بھی بات
نہ کی، کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ شدید درد کا شکار ہے۔

ایوب کی آہ و زاری

3 تب ایوب بول اُٹھا اور اپنے جنم دن پر لعنت کرنے
لگا۔ 2 اُس نے کہا،

3 ”وہ دن مٹ جائے جب مَیں نے جنم لیا، وہ
رات جس نے کہا، ’پیٹ میں لڑکا پیدا ہوا ہے!‘ 4 وہ دن
اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے، ایک کرن بھی اُسے روشن نہ
کرے۔ اللہ بھی جو بلندیوں پر ہے اُس کا خیال نہ کرے۔
5 تاریکی اور گھنا اندھیرا اُس پر قبضہ کرے، کالے کالے
بادل اُس پر چھائے رہیں، ہاں وہ روشنی سے محروم ہو کر
سخت دہشت زدہ ہو جائے۔ 6 گھنا اندھیرا اُس رات کو
چھین لے جب مَیں ماں کے پیٹ میں پیدا ہوا۔ اُسے نہ
سال، نہ کسی مہینے کے دنوں میں شمار کیا جائے۔ 7 وہ رات
بانجھ رہے، اُس میں خوشی کا نعرہ نہ لگایا جائے۔ 8 جو دنوں
پر لعنت بھیجتے اور لویاتان اژدہے کو تحریک میں لانے کے
قابل ہوتے ہیں وہی اُس رات پر لعنت کریں۔ 9 اُس
رات کے دھندلکے میں ٹمٹمانے والے ستارے بجھ جائیں،
فجر کا انتظار کرنا بے فائدہ ہی رہے بلکہ وہ رات طلوعِ صبح کی
پلکیں* بھی نہ دیکھے۔ 10 کیونکہ اُس نے میری ماں کو
مجھے جنم دینے سے نہ روکا، ورنہ یہ تمام مصیبت میری
آنکھوں سے چھپی رہتی۔

11 مَیں پیدائش کے وقت کیوں مر نہ گیا، ماں کے
پیٹ سے نکلتے وقت جان کیوں نہ دے دی؟ 12 ماں کے
گھٹنوں نے مجھے خوش آمدید کیوں کہا، اُس کی چھاتیوں نے
مجھے دودھ کیوں پلایا؟ 13 اگر یہ نہ ہوتا تو اِس وقت مَیں
سکون سے لیٹا رہتا، آرام سے سویا ہوتا۔ 14 مَیں اُنہی
کے ساتھ ہوتا جو پہلے بادشاہ اور دنیا کے مشیر تھے، جنہوں
نے کھنڈرات از سرِ نو تعمیر کئے۔ 15 مَیں اُن کے ساتھ ہوتا
جو پہلے حکمران تھے اور اپنے گھروں کو سونے چاندی سے بھر
لیتے تھے۔ 16 مجھے ضائع ہو جانے والے بچے کی طرح
کیوں نہ زمین میں دبا دیا گیا؟ مجھے اُس بچے کی طرح
کیوں نہ دفنایا گیا جس نے کبھی روشنی نہ دیکھی؟ 17 اُس
جگہ بے دین اپنی بے لگام حرکتوں سے باز آتے اور وہ
آرام کرتے ہیں جو تگ و دَو کرتے کرتے تھک گئے تھے۔
18 وہاں قیدی اطمینان سے رہتے ہیں، اُنہیں اُس ظالم کی
آواز نہیں سننی پڑتی جو اُنہیں جیتے جی ہانکتا رہا۔ 19 اُس جگہ
چھوٹے اور بڑے سب برابر ہوتے ہیں، غلام اپنے مالک
سے آزاد رہتا ہے۔

20 اللہ مصیبت زدوں کو روشنی اور شکستہ دلوں کو زندگی
کیوں عطا کرتا ہے؟ 21 وہ تو موت کے انتظار میں رہتے
ہیں لیکن بے فائدہ۔ وہ کھود کھود کر اُسے یوں تلاش کرتے
ہیں جس طرح کسی پوشیدہ خزانے کو۔ 22 اگر اُنہیں قبر نصیب
ہو تو وہ باغ باغ ہو کر جشن مناتے ہیں۔ 23 اللہ اُس کو
زندہ کیوں رکھتا جس کی نظروں سے راستہ اوجھل ہو گیا ہے

*پلکوں سے مراد پہلی کرنیں ہے۔

اور جس کے چاروں طرف اُس نے باڑ لگائی ہے۔
24 کیونکہ جب مجھے روٹی کھانی ہے تو ہائے ہائے کرتا
ہوں، میری آہیں پانی کی طرح منہ سے پھوٹ نکلتی ہیں۔
25 جس چیز سے مَیں ڈرتا تھا وہ مجھ پر آئی، جس سے مَیں
خوف کھاتا تھا اُس سے میرا واسطہ پڑا۔ 26 نہ مجھے اطمینان
ہوا، نہ سکون یا آرام بلکہ مجھ پر بےچینی غالب آئی۔“

اِلی فز کا اعتراض: انسان اللہ کے حضور راست نہیں ٹھہر سکتا

4 یہ کچھ سن کر اِلی فز تیمانی نے جواب دیا،
2 ”کیا تجھ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ ہے؟ تُو تو
یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری طرف کون اپنے الفاظ
روک سکتا ہے؟ 3 ذرا سوچ لے، تُو نے خود بہتوں کو تربیت
دی، کئی لوگوں کے تھکے ماندے ہاتھوں کو تقویت دی ہے۔
4 تیرے الفاظ نے ٹھوکر کھانے والے کو دوبارہ کھڑا کیا،
ڈگمگاتے ہوئے گھٹنے تُو نے مضبوط کئے۔ 5 لیکن اب جب
مصیبت تجھ پر آ گئی تو تُو اُسے برداشت نہیں کر سکتا، اب
جب خود اُس کی زد میں آ گیا تو تیرے رونگٹے کھڑے ہو گئے
ہیں۔ 6 کیا تیرا اعتماد اِس پر منحصر نہیں ہے کہ تُو اللہ کا خوف
مانے، تیری اُمید اِس پر نہیں کہ تُو بےالزام راہوں پر چلے؟
7 سوچ لے، کیا کبھی کوئی بےگناہ ہلاک ہوا ہے؟
ہرگز نہیں! جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں وہ کبھی رُوئے زمین پر
سے مٹ نہیں گئے۔ 8 جہاں تک مَیں نے دیکھا، جو
ناانصافی کا ہل چلائے اور نقصان کا بیج بوئے وہ اِس کی
فصل کاٹتا ہے۔ 9 ایسے لوگ اللہ کی ایک پھونک سے تباہ،
اُس کے قہر کے ایک جھونکے سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔
10 شیرببر کی دہاڑیں خاموش ہو گئیں، جوان شیر کے دانت
جھڑ گئے ہیں۔ 11 شکار نہ ملنے کی وجہ سے شیر ہلاک ہو
جاتا اور شیرنی کے بچے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔
12 ایک بار ایک بات چوری چھپے میرے پاس پہنچی،
اُس کے چند الفاظ میرے کان تک پہنچ گئے۔ 13 رات کو
ایسی رویائیں پیش آئیں جو اُس وقت دیکھی جاتی ہیں جب
انسان گہری نیند سویا ہوتا ہے۔ اِن سے مَیں پریشان کن
خیالات میں مبتلا ہوا۔ 14 مجھ پر دہشت اور تھرتھراہٹ
غالب آئی، میری تمام ہڈیاں لرز اُٹھیں۔ 15 پھر میرے
چہرے کے سامنے سے ہوا کا جھونکا گزر گیا اور میرے تمام
رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ 16 ایک ہستی میرے سامنے کھڑی
ہوئی جسے مَیں پہچان نہ سکا، ایک شکل میری آنکھوں کے
سامنے دکھائی دی۔ وہ خاموشی تھی، پھر ایک آواز نے فرمایا،
17 ’کیا انسان اللہ کے حضور راست باز ٹھہر سکتا ہے، کیا
انسان اپنے خالق کے سامنے پاک صاف ٹھہر سکتا ہے؟‘
18 دیکھ، اللہ اپنے خادموں پر بھروسا نہیں کرتا، اپنے
فرشتوں کو وہ احمق ٹھہراتا ہے۔ 19 تو پھر وہ انسان پر کیوں
بھروسا رکھے جو مٹی کے گھر میں رہتا، ایسے مکان میں جس
کی بنیاد خاک پر ہی رکھی گئی ہے۔ اُسے پتنگے کی طرح کچلا
جاتا ہے۔ 20 صبح کو وہ زندہ ہے لیکن شام تک پاش پاش
ہو جاتا، ابد تک ہلاک ہو جاتا ہے، اور کوئی بھی دھیان نہیں
دیتا۔ 21 اُس کے خیمے کے رسے ڈھیلے کرو تو وہ حکمت
حاصل کئے بغیر انتقال کر جاتا ہے۔

اللہ کی تادیب تسلیم کر

5 بےشک آواز دے، لیکن کون جواب دے گا؟ کوئی
نہیں! مقدسین میں سے تُو کس کی طرف رجوع کر سکتا ہے؟
2 کیونکہ احمق کی رنجیدگی اُسے مار ڈالتی، سادہ لوح کی
سرگرمی اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیتی ہے۔ 3 مَیں نے
خود ایک احمق کو جڑ پکڑتے دیکھا، لیکن مَیں نے فوراً ہی
اُس کے گھر پر لعنت بھیجی۔ 4 اُس کے فرزند نجات سے دُور

رہتے۔ اُنہیں شہر کے دروازے میں روندا جاتا ہے، اور
بچانے والا کوئی نہیں۔ 5 بھوکے اُس کی فصل کھا جاتے،
کانٹے دار باڑوں میں محفوظ مال بھی چھین لیتے ہیں۔ پیاسے
افراد ہانپتے ہوئے اُس کی دولت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔
6 کیونکہ بُرائی خاک سے نہیں نکلتی اور دکھ درد مٹی سے نہیں
پھوٹتا 7 بلکہ انسان خود اِس کا باعث ہے، دکھ درد اُس کی
وراثت میں ہی پایا جاتا ہے۔ یہ اِتنا یقینی ہے جتنا یہ کہ
آگ کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔

8 لیکن اگر مَیں تیری جگہ ہوتا تو اللہ سے دریافت کرتا،
اُسے ہی اپنا معاملہ پیش کرتا۔ 9 وہی اِتنے عظیم کام کرتا ہے
کہ کوئی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے معجزے کہ کوئی
اُنہیں گن نہیں سکتا۔ 10 وہی رُوئے زمین کو بارش عطا کرتا،
کھلے میدان پر پانی برسا دیتا ہے۔ 11 پست حالوں کو وہ
سرفراز کرتا اور ماتم کرنے والوں کو اُٹھا کر محفوظ مقام پر رکھ دیتا
ہے۔ 12 وہ چالاکوں کے منصوبے توڑ دیتا ہے تاکہ اُن کے
ہاتھ ناکام رہیں۔ 13 وہ دانش مندوں کو اُن کی اپنی چالاکی
کے پھندے میں پھنسا دیتا ہے تو ہوشیاروں کی سازشیں
اچانک ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ 14 دن کے وقت اُن پر اندھیرا
چھا جاتا، اور دوپہر کے وقت بھی وہ ٹٹول ٹٹول کر پھرتے
ہیں۔ 15 اللہ ضرورت مندوں کو اُن کے منہ کی تلوار اور
زبردست کے قبضے سے بچا لیتا ہے۔ 16 یوں پست حالوں
کو اُمید دی جاتی اور ناانصافی کا منہ بند کیا جاتا ہے۔

17 مبارک ہے وہ انسان جس کی ملامت اللہ کرتا
ہے! چنانچہ قادرِ مطلق کی تادیب کو حقیر نہ جان۔ 18 کیونکہ
وہ زخمی کرتا لیکن مرہم پٹی بھی لگا دیتا ہے، وہ ضرب لگاتا لیکن
اپنے ہاتھوں سے شفا بھی بخشتا ہے۔ 19 وہ تجھے چھ مصیبتوں
سے چھڑائے گا، اور اگر اِس کے بعد بھی کوئی آئے تو تجھے
نقصان نہیں پہنچے گا۔ 20 اگر کال پڑے تو وہ فدیہ دے کر
تجھے موت سے بچائے گا، جنگ میں تجھے تلوار کی زد میں
آنے نہیں دے گا۔ 21 تُو زبان کے کوڑوں سے محفوظ
رہے گا، اور جب تباہی آئے تو ڈرنے کی ضرورت نہیں
ہو گی۔ 22 تُو تباہی اور کال کی ہنسی اُڑائے گا، زمین کے
وحشی جانوروں سے خوف نہیں کھائے گا۔ 23 کیونکہ تیرا
کھلے میدان کے پتھروں کے ساتھ عہد ہو گا، اِس لئے اُس
کے جنگلی جانور تیرے ساتھ سلامتی سے زندگی گزاریں گے۔
24 تُو جان لے گا کہ تیرا خیمہ محفوظ ہے۔ جب تُو اپنے گھر
کا معائنہ کرے تو معلوم ہو گا کہ کچھ گم نہیں ہوا۔ 25 تُو
دیکھے گا کہ تیری اولاد بڑھتی جائے گی، تیرے فرزند زمین پر
گھاس کی طرح پھیلتے جائیں گے۔ 26 تُو وقت پر جمع شدہ
پُولوں کی طرح عمر رسیدہ ہو کر قبر میں اُترے گا۔

27 ہم نے تحقیق کر کے معلوم کیا ہے کہ ایسا ہی
ہے۔ چنانچہ ہماری بات سن کر اُسے اپنا لے!''

ایوب کا جواب: ثابت کرو کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے

6 تب ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ''کاش میری رنجیدگی کا وزن کیا جا سکے اور میری
مصیبت ترازو میں تولی جا سکے! 3 کیونکہ وہ سمندر کی ریت
سے زیادہ بھاری ہو گئی ہے۔ اِسی لئے میری باتیں بےتکی
سی لگ رہی ہیں۔ 4 کیونکہ قادرِ مطلق کے تیر مجھ میں گڑ
گئے ہیں، میری روح اُن کا زہر پی رہی ہے۔ ہاں، اللہ
کے ہول ناک حملے میرے خلاف صف آرا ہیں۔ 5 کیا
جنگلی گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہے جب اُسے گھاس
دست یاب ہو؟ یا کیا بیل ڈکراتا ہے جب اُسے چارا
حاصل ہو؟ 6 کیا پھیکا کھانا نمک کے بغیر کھایا جاتا، یا
انڈے کی سفیدی* میں ذائقہ ہے؟ 7 ایسی چیز کو مَیں چھوتا

*یا خطمی کا رس۔

بھی نہیں، ایسی خوراک سے مجھے گھن ہی آتی ہے۔
8 کاش میری گزارش پوری ہو جائے، اللہ میری آرزو
پوری کرے! 9 کاش وہ مجھے کچل دینے کے لئے تیار ہو
جائے، وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھے ہلاک کرے۔ 10 پھر مجھے
کم از کم تسلی ہوتی بلکہ مَیں مستقل درد کے مارے پیچ و تاب
کھانے کے باوجود خوشی مناتا کہ مَیں نے قدوس خدا کے
فرمانوں کا انکار نہیں کیا۔
11 میری اِتنی طاقت نہیں کہ مزید انتظار کروں، میرا
کیا اچھا انجام ہے کہ صبر کروں؟ 12 کیا مَیں پتھروں جیسا
طاقت‌ور ہوں؟ کیا میرا جسم پیتل جیسا مضبوط ہے؟ 13 نہیں،
مجھ سے ہر سہارا چھین لیا گیا ہے، میرے ساتھ ایسا سلوک
ہوا ہے کہ کامیابی کا امکان ہی نہیں رہا۔
14 جو اپنے دوست پر مہربانی کرنے سے انکار کرے
وہ اللہ کا خوف ترک کرتا ہے۔ 15 میرے بھائیوں نے
وادی کی اُن ندیوں جیسی بے وفائی کی ہے جو برسات کے
موسم میں اپنے کناروں سے باہر آ جاتی ہیں۔ 16 اُس
وقت وہ برف سے بھر کر گدلی ہو جاتی ہیں، 17 لیکن عروج
تک پہنچتے ہی وہ سوکھ جاتی، تپتی گرمی میں اوجھل ہو جاتی
ہیں۔ 18 تب قافلے اپنی راہوں سے ہٹ جاتے ہیں تاکہ
پانی مل جائے، لیکن بے فائدہ۔ وہ ریگستان پا کر تباہ ہو جاتے
ہیں۔ 19 تیما کے قافلے اِس پانی کی تلاش میں رہتے، سبا
کے سفر کرنے والے تاجر اُس پر اُمید رکھتے ہیں، 20 لیکن
بے سود۔ جس پر اُنہوں نے اعتماد کیا وہ اُنہیں مایوس کر دیتا
ہے۔ جب وہاں پہنچتے ہیں تو شرمندہ ہو جاتے ہیں۔
21 تم بھی اِتنے ہی بےکار ثابت ہوئے ہو۔ تم
ہولناک بات دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے ہو۔ 22 کیا مَیں
نے کہا، ’مجھے تحفہ دے دو، اپنی دولت میں سے میری خاطر
رشوت دو، 23 مجھے دشمن کے ہاتھ سے چھڑاؤ، فدیہ دے کر
ظالم کے قبضے سے بچاؤ‘؟
24 مجھے صاف ہدایت دو تو مَیں مان کر خاموش ہو
جاؤں گا۔ مجھے بتاؤ کہ کس بات میں مجھ سے غلطی ہوئی
ہے۔ 25 سیدھی راہ کی باتیں کتنی تکلیف دہ ہو سکتی ہیں!
لیکن تمہاری ملامت سے مجھے کس قسم کی تربیت حاصل ہو گی؟
26 کیا تم سمجھتے ہو کہ خالی الفاظ معاملے کو حل کریں گے، گو
تم مایوسی میں مبتلا آدمی کی بات نظرانداز کرتے ہو؟ 27 کیا
تم یتیم کے لئے بھی قرعہ ڈالتے، اپنے دوست کے لئے بھی
سودا بازی کرتے ہو؟
28 لیکن اب خود فیصلہ کرو، مجھ پر نظر ڈال کر سوچ
لو۔ اللہ کی قسم، مَیں تمہارے رُوبرُو جھوٹ نہیں بولتا۔ 29 اپنی
غلطی تسلیم کرو تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ اپنی غلطی مان لو، کیونکہ
اب تک مَیں حق پر ہوں۔ 30 کیا میری زبان جھوٹ بولتی
ہے؟ کیا مَیں فریب دہ باتیں پہچان نہیں سکتا؟

اللہ مجھے کیوں نہیں چھوڑتا؟

7 انسان دنیا میں سخت خدمت کرنے پر مجبور ہوتا ہے،
جیتے جی وہ مزدور کی سی زندگی گزارتا ہے۔ 2 غلام کی طرح
وہ شام کے سائے کا آرزومند ہوتا، مزدور کی طرح مزدوری
کے انتظار میں رہتا ہے۔ 3 مجھے بھی بےمعنی مہینے اور
مصیبت کی راتیں نصیب ہوئی ہیں۔ 4 جب بستر پر لیٹ
جاتا تو سوچتا ہوں کہ کب اُٹھ سکتا ہوں؟ لیکن لگتا ہے کہ
رات کبھی ختم نہیں ہو گی، اور مَیں فجر تک بےچینی سے
کروٹیں بدلتا رہتا ہوں۔ 5 میرے جسم کی ہر جگہ کیڑے اور
کھرنڈ پھیل گئے ہیں، میری سُکڑی ہوئی جلد میں پیپ پڑ
گئی ہے۔ 6 میرے دن جولاہے کی نال* سے کہیں زیادہ
تیزی سے گزر گئے ہیں۔ وہ اپنے انجام تک پہنچ گئے ہیں،

*یعنی شٹل

دھاگا ختم ہو گیا ہے۔
7 اے اللہ، خیال رکھ کہ میری زندگی دم بھر کی ہی
ہے! میری آنکھیں آئندہ کبھی خوش حالی نہیں دیکھیں گی۔
8 جو مجھے اِس وقت دیکھے وہ آئندہ مجھے نہیں دیکھے گا۔ تُو
میری طرف دیکھے گا، لیکن مَیں ہوں گا نہیں۔ 9 جس طرح
بادل اوجھل ہو کر ختم ہو جاتا ہے اُسی طرح پاتال میں
اُترنے والا واپس نہیں آتا۔ 10 وہ دوبارہ اپنے گھر واپس
نہیں آئے گا، اور اُس کا مقام اُسے نہیں جانتا۔
11 چنانچہ مَیں وہ کچھ روک نہیں سکتا جو میرے منہ
سے نکلنا چاہتا ہے۔ مَیں رنجیدہ حالت میں بات کروں گا،
اپنے دل کی تلخی کا اظہار کر کے آہ و زاری کروں گا۔
12 اے اللہ، کیا مَیں سمندر یا سمندری اژدہا ہوں کہ تُو
نے مجھے نظربند کر رکھا ہے؟ 13 جب مَیں کہتا ہوں، ’میرا
بستر مجھے تسلی دے، سونے سے میرا غم ہلکا ہو جائے‘ 14 تو
تُو مجھے ہولناک خوابوں سے ہمت ہارنے دیتا، رویاؤں سے
مجھے دہشت کھلاتا ہے۔ 15 میری اِتنی بُری حالت ہو گئی ہے
کہ سوچتا ہوں، کاش کوئی میرا گلا گھونٹ کر مجھے مار ڈالے،
کاش مَیں زندہ نہ رہوں بلکہ دم چھوڑوں۔ 16 مَیں نے
زندگی کو رد کر دیا ہے، اب مَیں زیادہ دیر تک زندہ نہیں
رہوں گا۔ مجھے چھوڑ، کیونکہ میرے دن دم بھر کے ہی ہیں۔
17 انسان کیا ہے کہ تُو اُس کی اِتنی قدر کرے، اُس پر
اِتنا دھیان دے؟ 18 وہ اِتنا اہم تو نہیں ہے کہ تُو ہر صبح
اُس کا معائنہ کرے، ہر لمحہ اُس کی جانچ پڑتال کرے۔ 19 کیا
تُو مجھے تکنے سے کبھی نہیں باز آئے گا؟ کیا تُو مجھے اِتنا سکون
بھی نہیں دے گا کہ پل بھر کے لئے تھوک نگلوں؟ 20 اے
انسان کے پہرے دار، اگر مجھ سے غلطی ہوئی بھی تو اِس سے
مَیں نے تیرا کیا نقصان کیا؟ تُو نے مجھے اپنے غضب کا نشانہ
کیوں بنایا؟ مَیں تیرے لئے بوجھ کیوں بن گیا ہوں؟ 21 تُو
میرا جرم معاف کیوں نہیں کرتا، میرا قصور درگزر کیوں نہیں
کرتا؟ کیونکہ جلد ہی مَیں خاک ہو جاؤں گا۔ اگر تُو مجھے
تلاش بھی کرے تو نہیں ملوں گا، کیونکہ مَیں ہوں گا نہیں۔“

بلدد کا جواب: اپنے گناہ سے توبہ کر!

8 تب بلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،
2 ”تُو کب تک اِس قسم کی باتیں کرے گا؟ کب
تک تیرے منہ سے آندھی کے جھونکے نکلیں گے؟ 3 کیا اللہ
انصاف کا خون کر سکتا، کیا قادرِ مطلق راستی کو آگے پیچھے کر
سکتا ہے؟ 4 تیرے بیٹوں نے اُس کا گناہ کیا ہے، اِس لئے
اُس نے اُنہیں اُن کے جرم کے قبضے میں چھوڑ دیا۔ 5 اب
تیرے لئے لازم ہے کہ تُو اللہ کا طالب ہو اور قادرِ مطلق
سے التجا کرے، 6 کہ تُو پاک ہو اور سیدھی راہ پر چلے۔
پھر وہ اب بھی تیری خاطر جوش میں آ کر تیری راست بازی
کی سکونت گاہ کو بحال کرے گا۔ 7 تب تیرا مستقبل نہایت
عظیم ہو گا، خواہ تیری ابتدائی حالت کتنی پست کیوں نہ ہو۔
8 گزشتہ نسل سے ذرا پوچھ لے، اُس پر دھیان دے
جو اُن کے باپ دادا نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا۔ 9 کیونکہ
ہم خود کل ہی پیدا ہوئے اور کچھ نہیں جانتے، زمین پر
ہمارے دن سائے جیسے عارضی ہیں۔ 10 لیکن یہ تجھے تعلیم
دے کر بات بتا سکتے ہیں، یہ تجھے اپنے دل میں جمع شدہ علم
پیش کر سکتے ہیں۔ 11 کیا آبی نرسل وہاں اُگتا ہے جہاں
دلدل نہیں؟ کیا سرکنڈا وہاں پھلتا پھولتا ہے جہاں پانی نہیں؟
12 اُس کی کونپلیں ابھی نکل رہی ہیں اور اُسے توڑا نہیں گیا
کہ اگر پانی نہ ملے تو باقی ہریالی سے پہلے ہی سوکھ جاتا
ہے۔ 13 یہ ہے اُن کا انجام جو اللہ کو بھول جاتے ہیں،
اِسی طرح بے دین کی اُمید جاتی رہتی ہے۔ 14 جس پر وہ
اعتماد کرتا ہے وہ نہایت ہی نازک ہے، جس پر اُس کا بھروسا

ہے وہ مکڑی کے جالے جیسا کمزور ہے۔ 15 جب وہ
جالے پر ٹیک لگائے تو کھڑا نہیں رہتا، جب اُسے پکڑ لے
تو قائم نہیں رہتا۔
16 بے دین دھوپ میں شاداب بیل کی مانند ہے۔
اُس کی کونپلیں چاروں طرف پھیل جاتی، 17 اُس کی جڑیں
پتھر کے ڈھیر پر چھا کر اُن میں ٹِک جاتی ہیں۔ 18 لیکن
اگر اُسے اُکھاڑا جائے تو جس جگہ پہلے اُگ رہی تھی وہ
اُس کا انکار کر کے کہے گی، 'مَیں نے تجھے کبھی دیکھا بھی
نہیں۔' 19 یہ ہے اُس کی راہ کی نام نہاد خوشی! جہاں پہلے
تھا وہاں دیگر پودے زمین سے پھوٹ نکلیں گے۔
20 یقیناً اللہ بے الزام آدمی کو مسترد نہیں کرتا، یقیناً
وہ شریر آدمی کے ہاتھ مضبوط نہیں کرتا۔ 21 وہ ایک بار پھر
تجھے ایسی خوشی بخشے گا کہ تُو ہنس اُٹھے گا اور شادمانی کے
نعرے لگائے گا۔ 22 جو تجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ
شرم سے ملبس ہو جائیں گے، اور بے دینوں کے خیمے
نیست و نابود ہوں گے۔"

ایوب کا جواب: ثالث کے بغیر مَیں راست باز نہیں ٹھہر سکتا

9 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 "مَیں خوب جانتا ہوں کہ تیری بات درست
ہے۔ لیکن اللہ کے حضور انسان کس طرح راست باز ٹھہر سکتا
ہے؟ 3 اگر وہ عدالت میں اللہ کے ساتھ لڑنا چاہے تو اُس
کے ہزار سوالات پر ایک کا بھی جواب نہیں دے سکے گا۔ 4 اللہ
کا دل دانش مند اور اُس کی قدرت عظیم ہے۔ کون کبھی اُس
سے بحث مباحثہ کر کے کامیاب رہا ہے؟
5 اللہ پہاڑوں کو کھسکا دیتا ہے، اور اُنہیں پتا ہی نہیں
چلتا۔ وہ غصے میں آ کر اُنہیں اُلٹا دیتا ہے۔ 6 وہ زمین کو ہلا
دیتا ہے تو وہ لرز کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اُس کے
بنیادی ستون کانپ اُٹھتے ہیں۔ 7 وہ سورج کو حکم دیتا ہے تو
طلوع نہیں ہوتا، ستاروں پر مُہر لگاتا ہے تو اُن کی چمک
دمک بند ہو جاتی ہے۔
8 اللہ ہی آسمان کو خیمے کی طرح تان دیتا، وہی
سمندری اژدہے کی پیٹھ کو پاؤں تلے کچل دیتا ہے۔ 9 وہی
دُبِ اکبر، جوزے، خوشۂ پروین اور جنوبی ستاروں کے جھرمٹوں
کا خالق ہے۔ 10 وہ اِتنے عظیم کام کرتا ہے کہ کوئی اُن کی
تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے معجزے کرتا ہے کہ کوئی اُنہیں گن
نہیں سکتا۔ 11 جب وہ میرے سامنے سے گزرے تو مَیں
اُسے نہیں دیکھتا، جب وہ میرے قریب سے پھرے تو مجھے
معلوم نہیں ہوتا۔ 12 اگر وہ کچھ چھین لے تو کون اُسے
روکے گا؟ کون اُس سے کہے گا، 'تُو کیا کر رہا ہے؟' 13 اللہ
تو اپنا غضب نازل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اُس کے رعب
تلے رہب اژدہے کے مددگار بھی دبک گئے۔
14 تو پھر مَیں کس طرح اُسے جواب دوں، کس
طرح اُس سے بات کرنے کے مناسب الفاظ چن لوں؟
15 اگر مَیں حق پر ہوتا بھی تو اپنا دفاع نہ کر سکتا۔ اِس
مخالف سے مَیں التجا کرنے کے علاوہ اَور کچھ نہیں کر سکتا۔
16 اگر وہ میری چیخوں کا جواب دیتا بھی تو مجھے یقین نہ
آتا کہ وہ میری بات پر دھیان دے گا۔
17 تھوڑی سی غلطی کے جواب میں وہ مجھے پاش پاش
کرتا، بلاوجہ مجھے بار بار زخمی کرتا ہے۔ 18 وہ مجھے سانس بھی
نہیں لینے دیتا بلکہ کڑوے زہر سے سیر کر دیتا ہے۔ 19 جہاں
طاقت کی بات ہے تو وہی قوی ہے، جہاں انصاف کی بات
ہے تو کون اُسے پیشی کے لئے بلا سکتا ہے؟ 20 گو مَیں
بے گناہ ہوں تو بھی میرا اپنا منہ مجھے قصوروار ٹھہرائے گا، گو
بے الزام ہوں تو بھی وہ مجھے مجرم قرار دے گا۔
21 جو کچھ بھی ہو، مَیں بے الزام ہوں! مَیں اپنی جان

کی پروا ہی نہیں کرتا، اپنی زندگی حقیر جانتا ہوں۔ 22 خیر، ایک ہی بات ہے، اِس لئے مَیں کہتا ہوں، 'اللہ بے الزام اور بے دین دونوں کو ہی ہلاک کر دیتا ہے۔' 23 جب کبھی اچانک کوئی آفت انسان کو موت کے گھاٹ اُتارے تو اللہ بے گناہ کی پریشانی پر ہنستا ہے۔ 24 اگر کوئی ملک بے دین کے حوالے کیا جائے تو اللہ اُس کے قاضیوں کی آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ اگر یہ اُس کی طرف سے نہیں تو پھر کس کی طرف سے ہے؟

25 میرے دن دوڑنے والے آدمی سے کہیں زیادہ تیزی سے بیت گئے، خوشی دیکھے بغیر بھاگ نکلے ہیں۔ 26 وہ سرکنڈے کے بحری جہازوں کی طرح گزر گئے ہیں، اُس عقاب کی طرح جو اپنے شکار پر جھپٹا مارتا ہے۔ 27 اگر مَیں کہوں، 'آؤ مَیں اپنی آہیں بھول جاؤں، اپنے چہرے کی اُداسی دُور کر کے خوشی کا اظہار کروں' 28 تو پھر بھی مَیں اُن تمام تکالیف سے ڈرتا ہوں جو مجھے برداشت کرنی ہیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھے بے گناہ نہیں ٹھہراتا۔

29 جو کچھ بھی ہو مجھے قصوروار ہی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ اِس کا کیا فائدہ کہ مَیں بے معنی تگ و دَو میں مصروف رہوں؟ 30 گو مَیں صابن سے نہا لوں اور اپنے ہاتھ سوڈے* سے دھو لوں 31 تاہم تُو مجھے گڑھے کی کیچڑ میں یوں دھنسنے دیتا ہے کہ مجھے اپنے کپڑوں سے گھن آتی ہے۔

32 اللہ تو مجھ جیسا انسان نہیں کہ مَیں جواب میں اُس سے کہوں، 'آؤ ہم عدالت میں جا کر ایک دوسرے کا مقابلہ کریں۔' 33 کاش ہمارے درمیان ثالث ہو جو ہم دونوں پر ہاتھ رکھے، 34 جو میری پیٹھ پر سے اللہ کا ڈنڈا ہٹائے تاکہ اُس کا خوف مجھے دہشت زدہ نہ کرے۔ 35 تب مَیں اللہ سے خوف کھائے بغیر بولتا، کیونکہ فطری طور پر مَیں ایسا نہیں ہوں۔

مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے

10 مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے۔ مَیں آزادی سے آہ و زاری کروں گا، کھلے طور پر اپنا دلی غم بیان کروں گا۔ 2 مَیں اللہ سے کہوں گا کہ مجھے مجرم نہ ٹھہرا بلکہ بتا کہ تیرا مجھ پر کیا الزام ہے۔ 3 کیا تُو ظلم کر کے مجھے رد کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے حالانکہ تیرے اپنے ہی ہاتھوں نے مجھے بنایا؟ ساتھ ساتھ تُو بے دینوں کے منصوبوں پر اپنی منظوری کا نور چمکاتا ہے۔ کیا یہ تجھے اچھا لگتا ہے؟ 4 کیا تیری آنکھیں انسانی ہیں؟ کیا تُو صرف انسان کی سی نظر سے دیکھتا ہے؟ 5 کیا تیرے دن اور سال فانی انسان جیسے محدود ہیں؟ ہرگز نہیں! 6 تو پھر کیا ضرورت ہے کہ تُو میرے قصور کی تلاش اور میرے گناہ کی تحقیق کرتا رہے؟ 7 تُو تو جانتا ہے کہ مَیں بےقصور ہوں اور کہ تیرے ہاتھ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

8 تیرے اپنے ہاتھوں نے مجھے تشکیل دے کر بنایا۔ اور اب تُو نے مڑ کر مجھے تباہ کر دیا ہے۔ 9 ذرا اِس کا خیال رکھ کہ تُو نے مجھے مٹی سے بنایا۔ اب تُو مجھے دوبارہ خاک میں تبدیل کر رہا ہے۔ 10 تُو نے خود مجھے دودھ کی طرح اُنڈیل کر پنیر کی طرح جمنے دیا۔ 11 تُو ہی نے مجھے جِلد اور گوشت پوست سے ملبس کیا، ہڈیوں اور نسوں سے تیار کیا۔ 12 تُو ہی نے مجھے زندگی اور اپنی مہربانی سے نوازا، اور تیری دیکھ بھال نے میری روح کو محفوظ رکھا۔

13 لیکن ایک بات تُو نے اپنے دل میں چھپائے رکھی، ہاں مجھے تیرا اِرادہ معلوم ہو گیا ہے۔ 14 وہ یہ ہے کہ 'اگر ایوب گناہ کرے تو مَیں اُس کی پہرہ داری کروں گا۔ مَیں اُسے اُس کے قصور سے بَری نہیں کروں گا۔'

15 اگر مَیں قصوروار ہوں تو مجھ پر افسوس! اور اگر

*لفظی مطلب: قلیاب، لائی (Lye)۔

مَیں بے گناہ بھی ہوں تاہم مَیں اپنا سر اُٹھانے کی جرأت
نہیں کرتا، کیونکہ مَیں شرم کھا کھا کر سیر ہو گیا ہوں۔ مجھے خوب
مصیبت پلائی گئی ہے۔ 16 اور اگر مَیں کھڑا بھی ہو جاؤں
تو تُو شیرِ ببر کی طرح میرا شکار کرتا اور مجھ پر دوبارہ اپنی معجزانہ
قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ 17 تُو میرے خلاف نئے گواہوں
کو کھڑا کرتا اور مجھ پر اپنے غضب میں اضافہ کرتا ہے،
تیرے لشکر صف در صف مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ 18 تُو مجھے
میری ماں کے پیٹ سے کیوں نکال لایا؟ بہتر ہوتا کہ مَیں
اُسی وقت مر جاتا اور کسی کو نظر نہ آتا۔ 19 یوں ہوتا جیسا
مَیں کبھی زندہ ہی نہ تھا، مجھے سیدھا ماں کے پیٹ سے قبر
میں پہنچایا جاتا۔ 20 کیا میرے دن تھوڑے نہیں ہیں؟ مجھے
تنہا چھوڑ! مجھ سے اپنا منہ پھیر لے تاکہ مَیں چند ایک لمحوں
کے لئے خوش ہو سکوں، 21 کیونکہ جلد ہی مجھے کوچ کر کے
وہاں جانا ہے جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا، اُس ملک میں
جس میں تاریکی اور گھنے سائے رہتے ہیں۔ 22 وہ ملک
اندھیرا ہی اندھیرا اور کالا ہی کالا ہے، اُس میں گھنے سائے
اور بے ترتیبی ہے۔ وہاں روشنی بھی اندھیرا ہی ہے۔“

ضوفر کا جواب: توبہ کر

11 پھر ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا،
2 ”کیا اِن تمام باتوں کا جواب نہیں دینا چاہئے؟
کیا یہ آدمی اپنی خالی باتوں کی بنا پر ہی راست باز ٹھہرے گا؟
3 کیا تیری بے معنی باتیں لوگوں کے منہ یوں بند کریں گی
کہ تُو آزادی سے لعن طعن کرتا جائے اور کوئی تجھے شرمندہ
نہ کر سکے؟ 4 اللہ سے تُو کہتا ہے، ’میری تعلیم پاک ہے، اور
تیری نظر میں مَیں پاک صاف ہوں۔‘
5 کاش اللہ خود تیرے ساتھ ہم کلام ہو، وہ اپنے
ہونٹوں کو کھول کر تجھ سے بات کرے! 6 کاش وہ تیرے
لئے حکمت کے بھید کھولے، کیونکہ وہ انسان کی سمجھ کے
نزدیک معجزے سے ہیں۔ تب تُو جان لیتا کہ اللہ تیرے
گناہ کا کافی حصہ درگزر کر رہا ہے۔
7 کیا تُو اللہ کا راز کھول سکتا ہے؟ کیا تُو قادرِ مطلق
کے کامل علم تک پہنچ سکتا ہے؟ 8 وہ تو آسمان سے بلند ہے،
چنانچہ تُو کیا کر سکتا ہے؟ وہ پاتال سے گہرا ہے، چنانچہ تُو کیا
جان سکتا ہے؟ 9 اُس کی لمبائی زمین سے بڑی اور چوڑائی
سمندر سے زیادہ ہے۔
10 اگر وہ کہیں سے گزر کر کسی کو گرفتار کرے یا
عدالت میں اُس کا حساب کرے تو کون اُسے روکے گا؟
11 کیونکہ وہ فریب دہ آدمیوں کو جان لیتا ہے، جب بھی
اُسے بُرائی نظر آئے تو وہ اُس پر خوب دھیان دیتا ہے۔
12 عقل سے خالی آدمی کس طرح سمجھ پا سکتا ہے؟ یہ اُتنا
ہی ناممکن ہے جتنا یہ کہ جنگلی گدھے سے انسان پیدا ہو۔
13 اے ایوب، اپنا دل پورے دھیان سے اللہ کی
طرف مائل کر اور اپنے ہاتھ اُس کی طرف اُٹھا! 14 اگر تیرے
ہاتھ گناہ میں ملوث ہوں تو اُسے دُور کر اور اپنے خیمے میں بُرائی
بسنے نہ دے! 15 تب تُو بے الزام حالت میں اپنا چہرہ اُٹھا
سکے گا، تُو مضبوطی سے کھڑا رہے گا اور ڈرے گا نہیں۔ 16 تُو
اپنا دکھ درد بھول جائے گا، اور وہ صرف گزرے سیلاب کی طرح
یاد رہے گا۔ 17 تیری زندگی دوپہر کی طرح چمک دار، تیری
تاریکی صبح کی مانند روشن ہو جائے گی۔ 18 چونکہ اُمید ہو گی
اِس لئے تُو محفوظ ہو گا اور سلامتی سے لیٹ جائے گا۔ 19 تُو
آرام کرے گا، اور کوئی تجھے دہشت زدہ نہیں کرے گا بلکہ
بہت لوگ تیری نظرِ عنایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔
20 لیکن بے دینوں کی آنکھیں ناکام ہو جائیں گی، اور وہ
بچ نہیں سکیں گے۔ اُن کی اُمید مایوس کن ہو گی*۔“

*یا اُن کی واحد اُمید اِس میں ہو گی کہ دم چھوڑیں۔

ایوب کا جواب: مَیں مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں

12 ایوب نے جواب دے کر کہا،

2 ''لگتا ہے کہ تم ہی واحد دانش مند ہو، کہ حکمت تمہارے ساتھ ہی مر جائے گی۔ 3 لیکن مجھے سمجھ ہے، اِس ناتے سے مَیں تم سے ادنیٰ نہیں ہوں۔ ویسے بھی کون ایسی باتیں نہیں جانتا؟ 4 مَیں تو اپنے دوستوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں، مَیں جس کی دعائیں اللہ سنتا تھا۔ ہاں، مَیں جو بے گناہ اور بے الزام ہوں دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں! 5 جو سکون سے زندگی گزارتا ہے وہ مصیبت زدہ کو حقیر جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے، 'آؤ، ہم اُسے ٹھوکر ماریں جس کے پاؤں ڈگمگانے لگے ہے۔' 6 غارت گروں کے خیموں میں آرام و سکون ہے، اور اللہ کو طیش دلانے والے حفاظت سے رہتے ہیں، گو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

7 تاہم تم کہتے ہو کہ جانوروں سے پوچھ لے تو وہ تجھے صحیح بات سکھائیں گے۔ پرندوں سے پتا کر تو وہ تجھے درست جواب دیں گے۔ 8 زمین سے بات کر تو وہ تجھے تعلیم دے گی، بلکہ سمندر کی مچھلیاں بھی تجھے اِس کا مفہوم سنائیں گی۔ 9 اِن میں سے ایک بھی نہیں جو نہ جانتا ہو کہ رب کے ہاتھ نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ 10 اُسی کے ہاتھ میں ہر جاندار کی جان، تمام انسانوں کا دم ہے۔ 11 کان تو الفاظ کی یوں جانچ پڑتال کرتا ہے جس طرح زبان کھانوں میں امتیاز کرتی ہے۔ 12 اور حکمت اُن میں پائی جاتی ہے جو عمر رسیدہ ہیں، سمجھ متعدد دن گزرنے کے بعد ہی آتی ہے۔

13 حکمت اور قدرت اللہ کی ہے، وہی مصلحت اور سمجھ کا مالک ہے۔ 14 جو کچھ وہ ڈھا دے وہ دوبارہ تعمیر نہیں ہو گا، جسے وہ گرفتار کرے اُسے آزاد نہیں کیا جائے گا۔ 15 جب وہ پانی روکے تو کال پڑتا ہے، جب اُسے کھلا چھوڑے تو وہ ملک میں تباہی مچا دیتا ہے۔ 16 اُس کے پاس قوت اور دانائی ہے۔ بھٹکنے اور بھٹکانے والا دونوں ہی اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ 17 مشیروں کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے، قاضیوں کو احمق ثابت کرتا ہے۔ 18 وہ بادشاہوں کا پٹکا کھول کر اُن کی کمروں میں رسا باندھتا ہے۔ 19 اماموں کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے، مضبوطی سے کھڑے آدمیوں کو تباہ کرتا ہے۔ 20 قابلِ اعتماد افراد سے وہ بولنے کی قابلیت اور بزرگوں سے امتیاز کرنے کی لیاقت چھین لیتا ہے۔ 21 وہ شرفا پر اپنی حقارت کا اظہار کر کے زورآوروں کا پٹکا کھول دیتا ہے۔

22 وہ اندھیرے کے پوشیدہ بھید کھول دیتا اور گہری تاریکی کو روشنی میں لاتا ہے۔ 23 وہ قوموں کو بڑا بھی بناتا اور تباہ بھی کرتا ہے، اُمتوں کو منتشر بھی کرتا اور اُن کی قیادت بھی کرتا ہے۔ 24 وہ ملک کے راہنماؤں کو عقل سے محروم کر کے اُنہیں ایسے بیابان میں آوارہ پھرنے دیتا ہے جہاں راستہ ہی نہیں۔ 25 تب وہ اندھیرے میں روشنی کے بغیر ٹٹول ٹٹول کر گھومتے ہیں۔ اللہ ہی اُنہیں نشے میں دُھت شرابیوں کی طرح بھٹکنے دیتا ہے۔

13 یہ سب کچھ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اپنے کانوں سے سن کر سمجھ لیا ہے۔ 2 علم کے لحاظ سے مَیں تمہارے برابر ہوں۔ اِس ناتے سے مَیں تم سے کم نہیں ہوں۔ 3 لیکن مَیں قادرِ مطلق سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں، اللہ کے ساتھ ہی مباحثہ کرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔

4 جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تم سب فریب دہ لیپ لگانے والے اور بے کار ڈاکٹر ہو۔ 5 کاش تم سراسر خاموش رہتے! ایسا کرنے سے تمہاری حکمت کہیں زیادہ ظاہر ہوتی۔ 6 مباحثے میں ذرا میرا موقف سنو، عدالت میں میرے بیانات پر غور کرو!

7 کیا تم اللہ کی خاطر کج رَو باتیں پیش کرتے ہو، کیا اُسی کی خاطر جھوٹ بولتے ہو؟ 8 کیا تم اُس کی جانب داری کرنا چاہتے ہو، اللہ کے حق میں لڑنا چاہتے ہو؟ 9 سوچ لو، اگر وہ تمہاری جانچ کرے تو کیا تمہاری بات بنے گی؟ کیا تم اُسے یوں دھوکا دے سکتے ہو جس طرح انسان کو دھوکا دیا جاتا ہے؟

10 اگر تم خفیہ طور پر بھی جانب داری دکھاؤ تو وہ تمہیں ضرور سخت سزا دے گا۔ 11 کیا اُس کا رعب تمہیں خوف زدہ نہیں کرے گا؟ کیا تم اُس سے سخت دہشت نہیں کھاؤ گے؟ 12 پھر جن کہاوتوں کی یاد تم دلاتے رہتے ہو وہ راکھ کی امثال ثابت ہوں گی، پتا چلے گا کہ تمہاری باتیں مٹی کے الفاظ ہیں۔

13 خاموش ہو کر مجھ سے باز آؤ! جو کچھ بھی میرے ساتھ ہو جائے، مَیں بات کرنا چاہتا ہوں۔ 14 مَیں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں، مَیں اپنی جان پر کھیلوں گا۔ 15 شاید وہ مجھے مار ڈالے۔ کوئی بات نہیں، کیونکہ میری اُمید جاتی رہی ہے۔ جو کچھ بھی ہو مَیں اُسی کے سامنے اپنی راہوں کا دفاع کروں گا۔ 16 اور اِس میں مَیں پناہ لیتا ہوں کہ بے دین اُس کے حضور آنے کی جرأت نہیں کرتا۔

17 دھیان سے میرے الفاظ سنو، اپنے کان میرے بیانات پر دھرو۔ 18 تمہیں پتا چلے گا کہ مَیں نے احتیاط اور ترتیب سے اپنا معاملہ تیار کیا ہے۔ مجھے صاف معلوم ہے کہ مَیں حق پر ہوں! 19 اگر کوئی مجھے مجرم ثابت کر سکے تو مَیں چپ ہو جاؤں گا، دم چھوڑنے تک خاموش رہوں گا۔

ایوب کی مایوسی میں دعا

20 اے اللہ، میری صرف دو درخواستیں منظور کر تاکہ مجھے تجھ سے چھپ جانے کی ضرورت نہ ہو۔ 21 پہلے، اپنا ہاتھ مجھ سے دُور کر تاکہ تیرا خوف مجھے دہشت زدہ نہ کرے۔ 22 دوسرے، اِس کے بعد مجھے بلا تاکہ مَیں جواب دوں، یا مجھے پہلے بولنے دے اور تُو ہی اِس کا جواب دے۔

23 مجھ سے کتنے گناہ اور غلطیاں ہوئی ہیں؟ مجھ پر میرا جرم اور میرا گناہ ظاہر کر! 24 تُو اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے کیوں رکھتا ہے؟ تُو مجھے کیوں اپنا دشمن سمجھتا ہے؟ 25 کیا تُو ہَوا کے جھونکوں کے اُڑائے ہوئے پتے کو دہشت کھلانا چاہتا، خشک بھوسے کا تعاقب کرنا چاہتا ہے؟

26 یہ تیرا ہی فیصلہ ہے کہ مَیں تلخ تجربوں سے گزروں، تیری ہی مرضی ہے کہ مَیں اپنی جوانی کے گناہوں کی سزا* پاؤں۔ 27 تُو میرے پاؤں کو کاٹھ میں ٹھونک کر میری تمام راہوں کی پہرہ داری کرتا ہے۔ تُو میرے ہر ایک نقشِ قدم پر دھیان دیتا ہے، 28 گو مَیں مَے کی گھسی پھٹی مشک اور کیڑوں کا خراب کیا ہوا لباس ہوں۔

14 عورت سے پیدا ہوا انسان چند ایک دن زندہ رہتا ہے، اور اُس کی زندگی بےچینی سے بھری رہتی ہے۔ 2 پھول کی طرح وہ چند لمحوں کے لئے پھوٹ نکلتا، پھر مرجھا جاتا ہے۔ سائے کی طرح وہ تھوڑی دیر کے بعد اوجھل ہو جاتا اور قائم نہیں رہتا۔ 3 کیا تُو واقعی ایک ایسی مخلوق کا اِتنے غور سے معائنہ کرنا چاہتا ہے؟ مَیں کون ہوں کہ تُو مجھے پیشی کے لئے اپنے حضور لائے؟

4 کون ناپاک چیز کو پاک صاف کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں! 5 انسان کی عمر تو مقرر ہوئی ہے، اُس کے مہینوں کی

*لفظی ترجمہ: میراث میں پاؤں

تعداد تجھے معلوم ہے، کیونکہ تُو ہی نے اُس کے دنوں کی وہ
حد باندھی ہے جس سے آگے وہ بڑھ نہیں سکتا۔ 6 چنانچہ
اپنی نگاہ اُس سے پھیر لے اور اُسے چھوڑ دے تاکہ وہ
مزدور کی طرح اپنے تھوڑے دنوں سے کچھ مزہ لے سکے۔

7 اگر درخت کو کاٹا جائے تو اُسے تھوڑی بہت اُمید
باقی رہتی ہے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ مُڈھ سے کونپلیں
پھوٹ نکلیں اور اُس کی نئی شاخیں اُگتی جائیں۔ 8 بے شک
اُس کی جڑیں پرانی ہو جائیں اور اُس کا مُڈھ مٹی میں ختم
ہونے لگے، 9 لیکن پانی کی خوشبو سونگھتے ہی وہ کونپلیں
نکالنے لگے گا، اور پنیری کی سی ٹہنیاں اُس سے پھوٹنے
لگیں گی۔

10 لیکن انسان فرق ہے۔ مرتے وقت اُس کی ہر طرح
کی طاقت جاتی رہتی ہے، دم چھوڑتے وقت اُس کا نام و نشان
تک نہیں رہتا۔ 11 وہ اُس جھیل کی مانند ہے جس کا پانی
اوجھل ہو جائے، اُس ندی کی مانند جو سکڑ کر خشک ہو
جائے۔ 12 وفات پانے والے کا یہی حال ہے۔ وہ لیٹ
جاتا اور کبھی نہیں اُٹھے گا۔ جب تک آسمان قائم ہے نہ وہ
جاگ اُٹھے گا، نہ اُسے جگایا جائے گا۔

13 کاش تُو مجھے پاتال میں چھپا دیتا، مجھے وہاں اُس
وقت تک پوشیدہ رکھتا جب تک تیرا قہر ٹھنڈا نہ ہو جاتا!
کاش تُو ایک وقت مقرر کرے جب تُو میرا دوبارہ خیال
کرے گا۔ 14 (کیونکہ اگر انسان مر جائے تو کیا وہ دوبارہ
زندہ ہو جائے گا؟) پھر مَیں اپنی سخت خدمت کے تمام دن
برداشت کرتا، اُس وقت تک انتظار کرتا جب تک میری
سبک دوشی نہ ہو جاتی۔ 15 تب تُو مجھے آواز دیتا اور مَیں
جواب دیتا، تُو اپنے ہاتھوں کے کام کا آرزومند ہوتا۔
16 اُس وقت بھی تُو میرے ہر قدم کا شمار کرتا، لیکن نہ
صرف اِس مقصد سے کہ میرے گناہوں پر دھیان دے۔
17 تُو میرے جرائم تھیلے میں باندھ کر اُس پر مہر لگا دیتا،
میری ہر غلطی کو ڈھانک دیتا۔

18 لیکن افسوس! جس طرح پہاڑ گر کر چُور چُور ہو
جاتا اور چٹان کھسک جاتی ہے، 19 جس طرح بہتا پانی پتھر
کو رگڑ رگڑ کر ختم کرتا اور سیلاب مٹی کو بہا لے جاتا ہے اُسی
طرح تُو انسان کی اُمید خاک میں ملا دیتا ہے۔ 20 تُو مکمل
طور پر اُس پر غالب آ جاتا تو وہ کوچ کر جاتا ہے، تُو اُس کا
چہرہ بگاڑ کر اُسے فارغ کر دیتا ہے۔ 21 اگر اُس کے بچوں کو
سرفراز کیا جائے تو اُسے پتا نہیں چلتا، اگر اُنہیں پست کیا
جائے تو یہ بھی اُس کے علم میں نہیں آتا۔ 22 وہ صرف اپنے
ہی جسم کا درد محسوس کرتا اور اپنے لئے ہی ماتم کرتا ہے۔“

اِلی فز کا جواب: ایوب کفر بک رہا ہے

15 تب اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا،

2 ”کیا دانش مند کو جواب میں بے ہودہ خیالات
پیش کرنے چاہئیں؟ کیا اُسے اپنا پیٹ تپتی مشرقی ہَوا سے
بھرنا چاہئے؟ 3 کیا مناسب ہے کہ وہ فضول بحث مباحثہ
کرے، ایسی باتیں کرے جو بے فائدہ ہیں؟ ہرگز نہیں!

4 لیکن تیرا رویہ اِس سے کہیں بُرا ہے۔ تُو اللہ کا
خوف چھوڑ کر اُس کے حضور غور و خوض کرنے کا فرض حقیر
جانتا ہے۔ 5 تیرا قصور ہی تیرے منہ کو ایسی باتیں کرنے کی
تحریک دے رہا ہے، اِسی لئے تُو نے چالاکوں کی زبان اپنا
لی ہے۔ 6 مجھے تجھے قصوروار ٹھہرانے کی ضرورت ہی نہیں،
کیونکہ تیرا اپنا ہی منہ تجھے مجرم ٹھہراتا ہے، تیرے اپنے ہی
ہونٹ تیرے خلاف گواہی دیتے ہیں۔

7 کیا تُو سب سے پہلے پیدا ہوا انسان ہے؟ کیا تُو
نے پہاڑوں سے پہلے ہی جنم لیا؟ 8 جب اللہ کی مجلس
منعقد ہو جائے تو کیا تُو بھی اُن کی باتیں سنتا ہے؟ کیا

صرف تجھے ہی حکمت حاصل ہے؟ 9 تُو کیا جانتا ہے جو ہم
نہیں جانتے؟ تجھے کس بات کی سمجھ آئی ہے جس کا علم ہم
نہیں رکھتے؟ 10 ہمارے درمیان بھی عمر رسیدہ بزرگ ہیں،
ایسے آدمی جو تیرے والد سے بھی بوڑھے ہیں۔
11 اے ایوب، کیا تیری نظر میں اللہ کی تسلی دینے
والی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں؟ کیا تُو اِس کی قدر نہیں کر
سکتا کہ نرمی سے تجھ سے بات کی جا رہی ہے؟ 12 تیرے
دل کے جذبات تجھے یوں اُڑا کر کیوں لے جائیں، تیری
آنکھیں کیوں اِتنی چمک اُٹھیں 13 کہ آخرکار تُو اپنا غصہ
اللہ پر اُتار کر ایسی باتیں اپنے منہ سے اُگل دے؟
14 بھلا انسان کیا ہے کہ پاک صاف ٹھہرے؟
عورت سے پیدا ہوئی مخلوق کیا ہے کہ راست باز ثابت ہو؟
کچھ بھی نہیں! 15 اللہ تو اپنے مقدّس خادموں پر بھی بھروسا
نہیں رکھتا، بلکہ آسمان بھی اُس کی نظر میں پاک نہیں ہے۔
16 تو پھر وہ انسان پر بھروسا کیوں رکھے جو قابلِ گھن اور
بگڑا ہوا ہے، جو بُرائی کو پانی کی طرح پی لیتا ہے۔
17 میری بات سن، مَیں تجھے کچھ سنانا چاہتا ہوں۔
مَیں تجھے وہ کچھ بیان کروں گا جو مجھ پر ظاہر ہوا ہے،
18 وہ کچھ جو دانش مندوں نے پیش کیا اور جو اُنہیں اپنے
باپ دادا سے ملا تھا۔ اُن سے کچھ چھپایا نہیں گیا تھا۔
19 (باپ دادا سے مراد وہ واحد لوگ ہیں جنہیں اُس وقت
ملک دیا گیا جب کوئی بھی پردیسی اُن میں نہیں پھرتا تھا)۔
20 وہ کہتے تھے، بے دین اپنے تمام دن ڈر کے
مارے تڑپتا رہتا، اور جتنے بھی سال ظالم کے لئے محفوظ
رکھے گئے ہیں اُتنے ہی سال وہ پیچ و تاب کھاتا رہتا ہے۔
21 دہشت ناک آوازیں اُس کے کانوں میں گونجتی رہتی
ہیں، اور امن و امان کے وقت ہی تباہی مچانے والا اُس پر
ٹوٹ پڑتا ہے۔ 22 اُسے اندھیرے سے بچنے کی اُمید ہی
نہیں، کیونکہ اُسے تلوار کے لئے تیار رکھا گیا ہے۔
23 وہ مارا مارا پھرتا ہے، آخرکار وہ گِدھوں کی
خوراک بنے گا۔ اُسے خود علم ہے کہ تاریکی کا دن قریب ہی
ہے۔ 24 تنگی اور مصیبت اُسے دہشت کھلاتی، حملہ آور بادشاہ
کی طرح اُس پر غالب آتی ہیں۔ 25 اور وجہ کیا ہے؟ یہ
کہ اُس نے اپنا ہاتھ اللہ کے خلاف اُٹھایا، قادرِ مطلق کے
سامنے تکبر دکھایا ہے۔ 26 اپنی موٹی اور مضبوط ڈھال کی
پناہ میں اکڑ کر وہ تیزی سے اللہ پر حملہ کرتا ہے۔
27 گو اِس وقت اُس کا چہرہ چربی سے چمکتا اور اُس
کی کمر موٹی ہے، 28 لیکن آئندہ وہ تباہ شدہ شہروں میں
بسے گا، ایسے مکانوں میں جو سب کے چھوڑے ہوئے ہیں
اور جو جلد ہی پتھر کے ڈھیر بن جائیں گے۔ 29 وہ امیر
نہیں ہو گا، اُس کی دولت قائم نہیں رہے گی، اُس کی
جائیداد ملک میں پھیلی نہیں رہے گی۔
30 وہ تاریکی سے نہیں بچے گا۔ شعلہ اُس کی کونپلوں
کو مرجھانے دے گا، اور اللہ اُسے اپنے منہ کی ایک پھونک
سے اُڑا کر تباہ کر دے گا۔ 31 وہ دھوکے پر بھروسا نہ
کرے، ورنہ وہ بھٹک جائے گا اور اُس کا اجر دھوکا ہی ہو گا۔
32 وقت سے پہلے ہی اُسے اِس کا پورا معاوضہ ملے گا،
اُس کی کونپل کبھی نہیں پھلے پھولے گی۔
33 وہ انگور کی اُس بیل کی مانند ہو گا جس کا پھل کچی
حالت میں ہی گر جائے، زیتون کے اُس درخت کی مانند جس
کے تمام پھول جھڑ جائیں۔ 34 کیونکہ بے دینوں کا جتھا بنجر
رہے گا، اور آگ رشوت خوروں کے خیموں کو بھسم کرے گی۔
35 اُن کے پاؤں دکھ درد سے بھاری ہو جاتے، اور وہ
بُرائی کو جنم دیتے ہیں۔ اُن کا پیٹ دھوکا ہی پیدا کرتا ہے۔“

ایوب کا جواب: مَیں بے گناہ ہوں

16 ایوب نے جواب دے کر کہا،

2 ''اِس طرح کی مَیں نے بہت سی باتیں سنی ہیں، تمہاری تسلی صرف دکھ درد کا باعث ہے۔ 3 کیا تمہاری لفاظی کبھی ختم نہیں ہو گی؟ تجھے کیا چیز بے چین کر رہی ہے کہ تُو مجھے جواب دینے پر مجبور ہے؟ 4 اگر مَیں تمہاری جگہ ہوتا تو مَیں بھی تمہاری جیسی باتیں کر سکتا۔ پھر مَیں بھی تمہارے خلاف پُرالفاظ تقریریں پیش کر کے توبہ توبہ کہہ سکتا۔ 5 لیکن مَیں ایسا نہ کرتا۔ مَیں تمہیں اپنی باتوں سے تقویت دیتا، افسوس کے اظہار سے تمہیں تسکین دیتا۔ 6 لیکن میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہو رہا۔ اگر مَیں بولوں تو مجھے سکون نہیں ملتا، اگر چپ رہوں تو میرا درد دُور نہیں ہوتا۔

7 لیکن اب اللہ نے مجھے تھکا دیا ہے، اُس نے میرے پورے گھرانے کو تباہ کر دیا ہے۔ 8 اُس نے مجھے سکڑنے دیا ہے، اور یہ بات میرے خلاف گواہ بن گئی ہے۔ میری دبلی پتلی حالت کھڑی ہو کر میرے خلاف گواہی دیتی ہے۔ 9 اللہ کا غضب مجھے پھاڑ رہا ہے، وہ میرا دشمن اور میرا مخالف بن گیا ہے جو میرے خلاف دانت پیس پیس کر مجھے اپنی آنکھوں سے چھید رہا* ہے۔ 10 لوگ گلا پھاڑ کر میرا مذاق اُڑاتے، میرے گال پر تھپڑ مار کر میری بے عزتی کرتے ہیں۔ سب کے سب میرے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ 11 اللہ نے مجھے شریروں کے حوالے کر دیا، مجھے بے دینوں کے چنگل میں پھنسا دیا ہے۔ 12 مَیں سکون سے زندگی گزار رہا تھا کہ اُس نے مجھے پاش پاش کر دیا، مجھے گلے سے پکڑ کر زمین پر پٹخ دیا۔ اُس نے مجھے اپنا نشانہ بنا لیا، 13 پھر اُس کے تیراندازوں نے مجھے گھیر لیا۔ اُس نے بے رحمی سے میرے گُردوں کو چیر ڈالا، میرا پِت زمین پر اُنڈیل دیا۔ 14 بار بار وہ میری قلعہ بندی میں رخنہ ڈالتا رہا، پہلوان کی طرح مجھ پر حملہ کرتا رہا۔

15 مَیں نے ٹانکے لگا کر اپنی جِلد کے ساتھ ٹاٹ کا لباس جوڑ لیا ہے، اپنی شان و شوکت خاک میں ملائی ہے۔ 16 رو رو کر میرا چہرہ سوج گیا ہے، میری پلکوں پر گھنا اندھیرا چھا گیا ہے۔ 17 لیکن وجہ کیا ہے؟ میرے ہاتھ تو ظلم سے بَری رہے، میری دعا پاک صاف رہی ہے۔

18 اے زمین، میرے خون کو مت ڈھانپنا! میری آہ و زاری کبھی آرام کی جگہ نہ پائے بلکہ گونجتی رہے۔ 19 اب بھی میرا گواہ آسمان پر ہے، میرے حق میں گواہی دینے والا بلندیوں پر ہے۔ 20 میری آہ و زاری میرا ترجمان ہے، مَیں بےخوابی سے اللہ کے انتظار میں رہتا ہوں۔ 21 میری آہیں اللہ کے سامنے فانی انسان کے حق میں بات کریں گی، اِس طرح جس طرح کوئی اپنے دوست کے حق میں بات کرے۔ 22 کیونکہ تھوڑے ہی سالوں کے بعد مَیں اُس راستے پر روانہ ہو جاؤں گا جس سے واپس نہیں آؤں گا۔

اللہ سے التجا

17 میری روح شکستہ ہو گئی، میرے دن بجھ گئے ہیں۔ قبرستان ہی میرے انتظار میں ہے۔ 2 میرے چاروں طرف مذاق ہی مذاق سنائی دیتا، میری آنکھیں لوگوں کا ہٹ دھرم رویہ دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہیں۔ 3 اے اللہ، میری ضمانت میرے اپنے ہاتھوں سے قبول فرما، کیونکہ اَور کوئی نہیں جو اُسے دے۔ 4 اُن کے ذہنوں کو تُو نے بند کر دیا، اِس لئے تُو اُن سے عزت نہیں پائے گا۔ 5 وہ اُس آدمی کی مانند ہیں جو اپنے دوستوں کو ضیافت کی دعوت دے، حالانکہ اُس کے اپنے بچے بھوکوں مر رہے ہوں۔

6 اللہ نے مجھے مذاق کا یوں نشانہ بنایا ہے کہ مَیں

*لفظی ترجمہ: اپنی آنکھیں میرے خلاف تیز کرتا ہے۔

قوموں میں عبرت انگیز مثال بن گیا ہوں۔ مجھے دیکھتے ہی لوگ میرے منہ پر تھوکتے ہیں۔ 7 میری آنکھیں غم کھا کھا کر دھندلا گئی ہیں، میرے اعضا یہاں تک سوکھ گئے کہ سایہ ہی رہ گیا ہے۔ 8 یہ دیکھ کر سیدھی راہ پر چلنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور بے گناہ بے دینوں کے خلاف مشتعل ہو جاتے ہیں۔ 9 راست باز اپنی راہ پر قائم رہتے، اور جن کے ہاتھ پاک ہیں وہ تقویت پاتے ہیں۔ 10 لیکن جہاں تک تم سب کا تعلق ہے، آؤ دوبارہ مجھ پر حملہ کرو! مجھے تم میں ایک بھی دانا آدمی نہیں ملے گا۔

11 میرے دن گزر گئے ہیں۔ میرے وہ منصوبے اور دل کی آرزوئیں خاک میں مل گئی ہیں 12 جن سے رات دن میں بدل گئی اور روشنی اندھیرے کو دُور کر کے قریب آئی تھی۔ 13 اگر مَیں صرف اِتنی ہی اُمید رکھوں کہ پاتال میرا گھر ہو گا تو یہ کیسی اُمید ہو گی؟ اگر مَیں اپنا بستر تاریکی میں بچھا کر 14 قبر سے کہوں، ’تُو میرا باپ ہے‘ اور کیڑے سے، ’اے میری امی، اے میری بہن‘ 15 تو پھر یہ کیسی اُمید ہو گی؟ کون کہے گا، ’مجھے تیرے لئے اُمید نظر آتی ہے‘؟ 16 تب میری اُمید میرے ساتھ پاتال میں اُترے گی، اور ہم مل کر خاک میں دھنس جائیں گے۔“

بلدد: اللہ بے دینوں کو سزا دیتا ہے

18 بلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،

2 ”تُو کب تک ایسی باتیں کرے گا؟ اِن سے باز آ کر ہوش میں آ! تب ہی ہم صحیح بات کر سکیں گے۔ 3 تُو ہمیں ڈنگر جیسے احمق کیوں سمجھتا ہے؟ 4 گو تُو آگ بگولا ہو کر اپنے آپ کو پھاڑ رہا ہے، لیکن کیا تیرے باعث زمین کو ویران ہونا چاہئے اور چٹانوں کو اپنی جگہ سے کھسکنا چاہئے؟ ہرگز نہیں!

5 یقیناً بے دین کا چراغ بجھ جائے گا، اُس کی آگ کا شعلہ آئندہ نہیں چمکے گا۔ 6 اُس کے خیمے میں روشنی اندھیرا ہو جائے گی، اُس کے اوپر کی شمع بجھ جائے گی۔ 7 اُس کے لمبے قدم رُک رُک کر آگے بڑھیں گے، اور اُس کا اپنا منصوبہ اُسے پٹخ دے گا۔

8 اُس کے اپنے پاؤں اُسے جال میں پھنسا دیتے ہیں، وہ دام پر ہی چلتا پھرتا ہے۔ 9 پھندا اُس کی ایڑی پکڑ لیتا، کمند اُسے جکڑ لیتی ہے۔ 10 اُسے پھنسانے کا رسّا زمین میں چھپا ہوا ہے، راستے میں پھندا بچھا ہے۔

11 وہ ایسی چیزوں سے گھرا رہتا ہے جو اُسے قدم بہ قدم دہشت کھلاتی اور اُس کی ناک میں دم کرتی ہیں۔ 12 آفت اُسے ہڑپ کر لینا چاہتی ہے، تباہی تیار کھڑی ہے تاکہ اُسے گرتے وقت ہی پکڑ لے۔ 13 بیماری اُس کی جِلد کو کھا جاتی، موت کا پہلوٹھا اُس کے اعضا کو نگل لیتا ہے۔ 14 اُسے اُس کے خیمے کی حفاظت سے چھین لیا جاتا اور گھسیٹ کر دہشتوں کے بادشاہ کے سامنے لایا جاتا ہے۔

15 اُس کے خیمے میں آگ بستی، اُس کے گھر پر گندھک بکھر جاتی ہے۔ 16 نیچے اُس کی جڑیں سوکھ جاتیں، اوپر اُس کی شاخیں مرجھا جاتی ہیں۔ 17 زمین پر سے اُس کی یاد مٹ جاتی ہے، کہیں بھی اُس کا نام و نشان نہیں رہتا۔

18 اُسے روشنی سے تاریکی میں دھکیلا جاتا، دنیا سے بھگا کر خارج کیا جاتا ہے۔ 19 قوم میں اُس کی نہ اولاد نہ نسل رہے گی، جہاں پہلے رہتا تھا وہاں کوئی نہیں بچے گا۔ 20 اُس کا انجام دیکھ کر مغرب کے باشندوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور مشرق کے باشندے دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ 21 یہی ہے بے دین کے گھر کا انجام، اُسی کے مقام کا جو اللہ کو نہیں جانتا۔“

ایوب: مَیں جانتا ہوں کہ میرا نجات دہندہ زندہ ہے

19 تب ایوب نے جواب میں کہا،

2 ''تم کب تک مجھ پر تشدد کرنا چاہتے ہو، کب تک
مجھے الفاظ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہو؟ 3 اب تم نے
دس بار مجھے ملامت کی ہے، تم نے شرم کئے بغیر میرے
ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ 4 اگر یہ بات صحیح بھی ہو کہ مَیں غلط
راہ پر آ گیا ہوں تو مجھے ہی اِس کا نتیجہ بھگتنا ہے۔ 5 لیکن
چونکہ تم مجھ پر اپنی سبقت دکھانا چاہتے اور میری رُسوائی مجھے
ڈانٹنے کے لئے استعمال کر رہے ہو 6 تو پھر جان لو، اللہ
نے خود مجھے غلط راہ پر لا کر اپنے دام سے گھیر لیا ہے۔

7 گو مَیں چیخ کر کہوں، 'مجھ پر ظلم ہو رہا ہے،' لیکن
جواب کوئی نہیں ملتا۔ گو مَیں مدد کے لئے پکاروں، لیکن
انصاف نہیں پاتا۔ 8 اُس نے میرے راستے میں ایسی دیوار
کھڑی کر دی کہ مَیں گزر نہیں سکتا، اُس نے میری راہوں
پر اندھیرا ہی چھا جانے دیا ہے۔ 9 اُس نے میری عزت
مجھ سے چھین کر میرے سر سے تاج اُتار دیا ہے۔ 10 چاروں
طرف سے اُس نے مجھے ڈھا دیا تو مَیں تباہ ہوا۔ اُس نے
میری اُمید کو درخت کی طرح جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے۔ 11 اُس
کا قہر میرے خلاف بھڑک اُٹھا ہے، اور وہ مجھے اپنے
دشمنوں میں شمار کرتا ہے۔ 12 اُس کے دستے مل کر مجھ پر
حملہ کرنے آئے ہیں۔ اُنہوں نے میری فصیل کے ساتھ
مٹی کا ڈھیر لگایا ہے تاکہ اُس میں رخنہ ڈالیں۔ اُنہوں نے
چاروں طرف سے میرے خیمے کا محاصرہ کیا ہے۔

13 میرے بھائیوں کو اُس نے مجھ سے دُور کر دیا،
اور میرے جاننے والوں نے میرا حقہ پانی بند کر دیا ہے۔
14 میرے رشتے داروں نے مجھے ترک کر دیا، میرے
قریبی دوست مجھے بھول گئے ہیں۔ 15 میرے دامن گیر
اور نوکرانیاں مجھے اجنبی سمجھتے ہیں۔ اُن کی نظر میں مَیں اجنبی
ہوں۔ 16 مَیں اپنے نوکر کو بلاتا ہوں تو وہ جواب نہیں دیتا۔
گو مَیں اپنے منہ سے اُس سے التجا کروں تو بھی وہ نہیں آتا۔

17 میری بیوی میری جان سے گھن کھاتی ہے،
میرے سگے بھائی مجھے مکروہ سمجھتے ہیں۔ 18 یہاں تک کہ
چھوٹے بچے بھی مجھے حقیر جانتے ہیں۔ اگر مَیں اُٹھنے کی
کوشش کروں تو وہ اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔
19 میرے دلی دوست مجھے کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں، جو مجھے پیارے تھے وہ میرے مخالف ہو گئے ہیں۔
20 میری جِلد سکڑ کر میری ہڈیوں کے ساتھ جا لگی ہے۔
مَیں موت سے بال بال بچ گیا ہوں۔*

21 میرے دوستو، مجھ پر ترس کھاؤ، مجھ پر ترس
کھاؤ۔ کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ نے مجھے مارا ہے۔ 22 تم
کیوں اللہ کی طرح میرے پیچھے پڑ گئے ہو، کیوں میرا
گوشت کھا کھا کر سیر نہیں ہوتے؟

23 کاش میری باتیں قلم بند ہو جائیں! کاش وہ
یادگار پر کندہ کی جائیں، 24 لوہے کی چھینی اور سیسے سے
ہمیشہ کے لئے پتھر میں نقش کی جائیں! 25 لیکن مَیں جانتا
ہوں کہ میرا چھڑانے والا زندہ ہے اور آخرکار میرے حق
میں زمین پر کھڑا ہو جائے گا، 26 گو میری جِلد یوں اُتاری
بھی گئی ہو۔ لیکن میری آرزو ہے کہ جسم میں ہوتے ہوئے
اللہ کو دیکھوں، 27 کہ مَیں خود ہی اُسے دیکھوں، نہ کہ اجنبی
بلکہ اپنی ہی آنکھوں سے اُس پر نگاہ کروں۔ اِس آرزو کی
شدت سے میرا دل تباہ ہو رہا ہے۔

28 تم کہتے ہو، 'ہم کتنی سختی سے ایوب کا تعاقب
کریں گے' اور 'مسئلے کی جڑ تو اُسی میں پنہاں ہے۔'
29 لیکن تمہیں خود تلوار سے ڈرنا چاہئے، کیونکہ تمہارا غصہ
تلوار کی سزا کے لائق ہے، تمہیں جاننا چاہئے کہ عدالت

*لفظی ترجمہ: 'میرے دانتوں کی جِلد ہی بچ گئی ہے،' مطلب مبہم سا ہے۔

آنے والی ہے۔"

ضوفر: غلط کام کی منصفانہ سزا دی جائے گی

20 تب ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا،
2 ''یقیناً میرے مضطرب خیالات اور وہ احساسات
جو میرے اندر سے اُبھر رہے ہیں مجھے جواب دینے پر مجبور کر
رہے ہیں۔ 3 مجھے ایسی نصیحت سننی پڑی جو میری بےعزتی
کا باعث تھی، لیکن میری سمجھ مجھے جواب دینے کی تحریک
دے رہی ہے۔
4 کیا تجھے معلوم نہیں کہ قدیم زمانے سے یعنی جب
سے انسان کو زمین پر رکھا گیا 5 شریر کا فتح مند نعرہ عارضی اور
بےدین کی خوشی پل بھر کی ثابت ہوئی ہے؟ 6 گو اُس کا
قد و قامت آسمان تک پہنچے اور اُس کا سر بادلوں کو چھوئے
7 تاہم وہ اپنے فضلے کی طرح ابد تک تباہ ہو جائے گا۔ جنہوں
نے اُسے پہلے دیکھا تھا وہ پوچھیں گے، 'اب وہ کہاں ہے؟'
8 وہ خواب کی طرح اُڑ جاتا اور آئندہ کہیں نہیں پایا
جائے گا، اُسے رات کی رویا کی طرح بھلا دیا جاتا ہے۔
9 جس آنکھ نے اُسے دیکھا وہ اُسے آئندہ کبھی نہیں
دیکھے گی۔ اُس کا گھر دوبارہ اُس کا مشاہدہ نہیں کرے گا۔
10 اُس کی اولاد کو غریبوں سے بھیک مانگنی پڑے گی، اُس
کے اپنے ہاتھوں کو دولت واپس دینی پڑے گی۔ 11 جوانی
کی جس طاقت سے اُس کی ہڈیاں بھری ہیں وہ اُس کے
ساتھ ہی خاک میں مل جائے گی۔
12 بُرائی بےدین کے منہ میں میٹھی ہے۔ وہ اُسے
اپنی زبان تلے چھپائے رکھتا، 13 اُسے محفوظ رکھ کر جانے
نہیں دیتا۔ 14 لیکن اُس کی خوراک پیٹ میں آ کر خراب
ہو جاتی بلکہ سانپ کا زہر بن جاتی ہے۔ 15 جو دولت اُس
نے نگل لی اُسے وہ اُگل دے گا، اللہ ہی یہ چیزیں اُس
کے پیٹ سے خارج کرے گا۔ 16 اُس نے سانپ کا زہر
چوس لیا، اور سانپ ہی کی زبان اُسے مار ڈالے گی۔ 17 وہ
ندیوں سے لطف اندوز نہیں ہو گا، شہد اور بالائی کی نہروں
سے مزہ نہیں لے گا۔ 18 جو کچھ اُس نے حاصل کیا اُسے وہ
ہضم نہیں کرے گا بلکہ سب کچھ واپس کرے گا۔ جو دولت
اُس نے اپنے کاروبار سے کمائی اُس سے وہ لطف نہیں
اُٹھائے گا۔ 19 کیونکہ اُس نے پست حالوں پر ظلم کر کے
اُنہیں ترک کیا ہے، اُس نے ایسے گھروں کو چھین لیا ہے
جنہیں اُس نے تعمیر نہیں کیا تھا۔ 20 اُس نے پیٹ میں
کبھی سکون محسوس نہیں کیا بلکہ جو کچھ بھی چاہتا تھا اُسے بچنے
نہیں دیا۔ 21 جب وہ کھانا کھاتا ہے تو کچھ نہیں بچتا، اِس
لئے اُس کی خوش حالی قائم نہیں رہے گی۔ 22 جونہی اُسے
کثرت کی چیزیں حاصل ہوں گی وہ مصیبت میں پھنس
جائے گا۔ تب دکھ درد کا پورا زور اُس پر آئے گا۔ 23 کاش
اللہ بےدین کا پیٹ بھر کر اپنا بھڑکتا قہر اُس پر نازل
کرے، کاش وہ اپنا غضب اُس پر برسائے۔
24 گو وہ لوہے کے ہتھیار سے بھاگ جائے، لیکن
پیتل کا تیر اُسے چیر ڈالے گا۔ 25 جب وہ اُسے اپنی پیٹھ
سے نکالے تو تیر کی نوک اُس کے کلیجے میں سے نکلے گی۔
اُسے دہشت ناک واقعات پیش آئیں گے۔ 26 گہری
تاریکی اُس کے خزانوں کی تاک میں بیٹھی رہے گی۔ ایسی
آگ جو انسانوں نے نہیں لگائی اُسے بھسم کرے گی۔
اُس کے خیمے کے جتنے لوگ بچ نکلے اُنہیں وہ کھا جائے گی۔
27 آسمان اُسے مجرم ٹھہرائے گا، زمین اُس کے خلاف
گواہی دینے کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔ 28 سیلاب
اُس کا گھر اُڑا لے جائے گا، غضب کے دن شدت سے
بہتا ہوا پانی اُس پر سے گزرے گا۔ 29 یہ ہے وہ اجر جو
اللہ بےدینوں کو دے گا، وہ وراثت جسے اللہ نے اُن کے

لئے مقرر کی ہے۔‘‘

ایوب: بہت دفعہ بے دینوں کو سزا نہیں ملتی

21 پھر ایوب نے جواب میں کہا،
2 ’’دھیان سے میرے الفاظ سنو! یہی کرنے سے
مجھے تسلی دو! 3 جب تک مَیں اپنی بات پیش نہ کروں مجھے
برداشت کرو، اِس کے بعد اگر چاہو تو میرا مذاق اُڑاؤ۔ 4 کیا
مَیں کسی انسان سے احتجاج کر رہا ہوں؟ ہرگز نہیں! تو پھر
کیا عجب کہ میری روح اِتنی تنگ آ گئی ہے۔ 5 مجھ پر نظر
ڈالو تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور تم حیرانی
سے اپنا ہاتھ منہ پر رکھو گے۔

6 جب کبھی مجھے وہ خیال یاد آتا ہے جو مَیں پیش کرنا
چاہتا ہوں تو مَیں دہشت زدہ ہو جاتا ہوں، میرے جسم پر
تھرتھراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ 7 خیال یہ ہے کہ بے دین
کیوں جیتے رہتے ہیں؟ نہ صرف وہ عمر رسیدہ ہو جاتے بلکہ
اُن کی طاقت بڑھتی رہتی ہے۔

8 اُن کے بچے اُن کے سامنے قائم ہو جاتے، اُن کی
اولاد اُن کی آنکھوں کے سامنے مضبوط ہو جاتی ہے۔ 9 اُن
کے گھر محفوظ ہیں۔ نہ کوئی چیز اُنہیں ڈراتی، نہ اللہ کی سزا
اُن پر نازل ہوتی ہے۔ 10 اُن کا سانڈ نسل بڑھانے میں
کبھی ناکام نہیں ہوتا، اُن کی گائے وقت پر جنم دیتی، اور
اُس کے بچے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔

11 وہ اپنے بچوں کو باہر کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو
وہ بھیڑبکریوں کے ریوڑ کی طرح گھر سے نکلتے ہیں۔ اُن
کے لڑکے کودتے پھاندتے نظر آتے ہیں۔ 12 وہ دف اور
سرود بجا کر گیت گاتے اور بانسری کی سُریلی آواز نکال کر
اپنا دل بہلاتے ہیں۔ 13 اُن کی زندگی خوش حال رہتی
ہے، وہ ہر دن سے پورا لطف اُٹھاتے اور آخرکار بڑے
سکون سے پاتال میں اُتر جاتے ہیں۔

14 اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے کہتے ہیں، ’ہم سے
دُور ہو جا، ہم تیری راہوں کو جاننا نہیں چاہتے۔ 15 قادرِ مطلق
کون ہے کہ ہم اُس کی خدمت کریں؟ اُس سے دعا کرنے
سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟‘ 16 کیا اُن کی خوش حالی اُن
کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتی؟ کیا بے دینوں کے منصوبے
اللہ سے دُور نہیں رہتے؟

17 ایسا لگتا ہے کہ بے دینوں کا چراغ کبھی نہیں
بجھتا۔ کیا اُن پر کبھی مصیبت آتی ہے؟ کیا اللہ کبھی قہر میں
آ کر اُن پر وہ تباہی نازل کرتا ہے جو اُن کا مناسب حصہ
ہے؟ 18 کیا ہَوا کے جھونکے کبھی اُنہیں بھوسے کی طرح اور
آندھی کبھی اُنہیں تُوڑی کی طرح اُڑا لے جاتی ہے؟ افسوس،
ایسا نہیں ہوتا۔ 19 شاید تم کہو، ’اللہ اُنہیں سزا دینے کے
بجائے اُن کے بچوں کو سزا دے گا۔‘ لیکن مَیں کہتا ہوں کہ
اُسے باپ کو ہی سزا دینی چاہئے تاکہ وہ اپنے گناہوں کا
نتیجہ خوب جان لے۔ 20 اُس کی اپنی ہی آنکھیں اُس کی
تباہی دیکھیں، وہ خود قادرِ مطلق کے غضب کا پیالہ پی لے۔
21 کیونکہ جب اُس کی زندگی کے مقررہ دن اختتام تک
پہنچیں تو اُسے کیا پروا ہو گی کہ میرے بعد گھر والوں کے
ساتھ کیا ہو گا۔

22 لیکن کون اللہ کو علم سکھا سکتا ہے؟ وہ تو بلندیوں
پر رہنے والوں کی بھی عدالت کرتا ہے۔ 23 ایک شخص
وفات پاتے وقت خوب تن درست ہوتا ہے۔ جیتے جی وہ
بڑے سکون اور اطمینان سے زندگی گزار سکا۔ 24 اُس کے
برتن دودھ سے بھرے رہے، اُس کی ہڈیوں کا گودا تر و تازہ
رہا۔ 25 دوسرا شخص شکستہ حالت میں مر جاتا ہے اور اُسے
کبھی خوش حالی کا لطف نصیب نہیں ہوا۔ 26 اب دونوں
مل کر خاک میں پڑے رہتے ہیں، دونوں کیڑے مکوڑوں

سے ڈھانپے رہتے ہیں۔
27 سنو، مَیں تمہارے خیالات اور اُن سازشوں سے
واقف ہوں جن سے تم مجھ پر ظلم کرنا چاہتے ہو۔ 28 کیونکہ
تم کہتے ہو، ’رئیس کا گھر کہاں ہے؟ وہ خیمہ کدھر گیا جس
میں بےدین بستے تھے؟ وہ اپنے گناہوں کے سبب سے ہی
تباہ ہو گئے ہیں۔‘ 29 لیکن اُن سے پوچھ لو جو اِدھر اُدھر
سفر کرتے رہتے ہیں۔ تمہیں اُن کی گواہی تسلیم کرنی چاہئے
30 کہ آفت کے دن شریر کو صحیح سلامت چھوڑا جاتا ہے،
کہ غضب کے دن اُسے رہائی ملتی ہے۔
31 کون اُس کے رُوبرُو اُس کے چال چلن کی ملامت
کرتا، کون اُسے اُس کے غلط کام کا مناسب اجر دیتا ہے؟
32 لوگ اُس کے جنازے میں شریک ہو کر اُسے قبر تک لے
جاتے ہیں۔ اُس کی قبر پر چوکیدار لگایا جاتا ہے۔ 33 وادی
کی مٹی کے ڈھیلے اُسے میٹھے لگتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے
پیچھے تمام دنیا، اُس کے آگے آگے اَن گنت ہجوم چلتا ہے۔
34 چنانچہ تم مجھے عبث باتوں سے کیوں تسلی دے رہے ہو؟
تمہارے جوابوں میں تمہاری بےوفائی ہی نظر آتی ہیں۔“

اِلی فز: ایوب شریر ہے

22 پھر اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا،
2 ”کیا اللہ انسان سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟ ہرگز
نہیں! اُس کے لئے دانش مند بھی فائدے کا باعث نہیں۔
3 اگر تُو راست باز ہو بھی تو کیا وہ اِس سے اپنے لئے نفع
اُٹھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر تُو بےالزام زندگی گزارے تو
کیا اُسے کچھ حاصل ہوتا ہے؟ 4 اللہ تجھے تیری خدا ترس
زندگی کے سبب سے ملامت نہیں کر رہا۔ یہ نہ سوچ کہ وہ
اِسی لئے عدالت میں تجھ سے جواب طلب کر رہا ہے۔
5 نہیں، وجہ تیری بڑی بدکاری، تیرے لامحدود گناہ ہیں۔
6 جب تیرے بھائیوں نے تجھ سے قرض لیا تو تُو
نے بلاوجہ وہ چیزیں اپنا لی ہوں گی جو اُنہوں نے تجھے
ضمانت کے طور پر دی تھیں، تُو نے اُنہیں اُن کے کپڑوں
سے محروم کر دیا ہو گا۔ 7 تُو نے تھکے ماندوں کو پانی پلانے
سے اور بھوکے مرنے والوں کو کھانا کھلانے سے انکار کیا
ہو گا۔ 8 بےشک تیرا رویہ اِس خیال پر مبنی تھا کہ پورا ملک
طاقت وروں کی ملکیت ہے، کہ صرف بڑے لوگ اُس میں رہ
سکتے ہیں۔ 9 تُو نے بیواؤں کو خالی ہاتھ موڑ دیا ہو گا، یتیموں
کی طاقت پاش پاش کی ہو گی۔ 10 اِسی لئے تُو پھندوں
سے گھرا رہتا ہے، اچانک ہی تجھے دہشت ناک واقعات
ڈراتے ہیں۔ 11 یہی وجہ ہے کہ تجھ پر ایسا اندھیرا چھا گیا
ہے کہ تُو دیکھ نہیں سکتا، کہ سیلاب نے تجھے ڈبو دیا ہے۔
12 کیا اللہ آسمان کی بلندیوں پر نہیں ہوتا؟ وہ تو
ستاروں پر نظر ڈالتا ہے، خواہ وہ کتنے ہی اونچے کیوں نہ
ہوں۔ 13 تو بھی تُو کہتا ہے، ’اللہ کیا جانتا ہے؟ کیا وہ
کالے بادلوں میں سے دیکھ کر عدالت کر سکتا ہے؟ 14 وہ
گھنے بادلوں میں چھپا رہتا ہے، اِس لئے جب وہ آسمان
کے گنبد پر چلتا ہے تو اُسے کچھ نظر نہیں آتا۔‘ 15 کیا تُو
اُس قدیم راہ سے باز نہیں آئے گا جس پر بدکار چلتے رہے
ہیں؟ 16 وہ تو اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہی سکڑ گئے، اُن کی
بنیادیں سیلاب سے ہی اُڑا لی گئیں۔ 17 اُنہوں نے اللہ
سے کہا، ’ہم سے دُور ہو جا،‘ اور ’قادرِ مطلق ہمارے لئے کیا
کچھ کر سکتا ہے؟‘ 18 لیکن اللہ ہی نے اُن کے گھروں کو
بھرپور خوش حالی سے نوازا، گو بےدینوں کے بُرے منصوبے
اُس سے دُور ہی دُور رہتے ہیں۔ 19 راست باز اُن کی
تباہی دیکھ کر خوش ہوئے، بےقصوروں نے اُن کی ہنسی اُڑا
کر کہا، 20 ’لو، یہ دیکھو، اُن کی جائیداد کس طرح مٹ گئی،
اُن کی دولت کس طرح بھسم ہو گئی ہے!‘

21 اے ایوب، اللہ سے صلح کر کے سلامتی حاصل
کر، تب ہی تُو خوش حالی پائے گا۔ 22 اللہ کے منہ کی
ہدایت اپنا لے، اُس کے فرمان اپنے دل میں محفوظ رکھ۔
23 اگر تُو قادرِ مطلق کے پاس واپس آئے تو بحال ہو
جائے گا، اور تیرے خیمے سے بدی دُور ہی رہے گی۔
24 سونے کو خاک کے برابر، اوفیر کا خالص سونا وادی کے
پتھر کے برابر سمجھ لے 25 تو قادرِ مطلق خود تیرا سونا ہو گا،
وہی تیرے لئے چاندی کا ڈھیر ہو گا۔ 26 تب تُو قادرِ مطلق
سے لطف اندوز ہو گا اور اللہ کے حضور اپنا سر اُٹھا سکے گا۔
27 تُو اُس سے التجا کرے گا تو وہ تیری سنے گا اور تُو اپنی
منتیں بڑھا سکے گا۔ 28 جو کچھ بھی تُو کرنے کا اِرادہ رکھے
اُس میں تجھے کامیابی ہو گی، تیری راہوں پر روشنی چمکے گی۔
29 کیونکہ جو شیخی بھگارتا ہے اُسے اللہ پست کرتا جبکہ جو
پست حال ہے اُسے وہ نجات دیتا ہے۔ 30 وہ بے قصور کو
چھڑاتا ہے، چنانچہ اگر تیرے ہاتھ پاک ہوں تو وہ تجھے
چھڑائے گا۔“

ایوب: کاش مَیں اللہ کو کہیں پاتا

23 ایوب نے جواب میں کہا،
2 ”بے شک آج میری شکایت سرکشی کا اظہار ہے،
حالانکہ مَیں اپنی آہوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوں۔
3 کاش مَیں اُسے پانے کا علم رکھوں تاکہ اُس کی
سکونت گاہ تک پہنچ سکوں۔ 4 پھر مَیں اپنا معاملہ ترتیب وار
اُس کے سامنے پیش کرتا، مَیں اپنا منہ دلائل سے بھر لیتا۔
5 تب مجھے اُس کے جوابوں کا پتا چلتا، مَیں اُس کے
بیانات پر غور کر سکتا۔ 6 کیا وہ اپنی عظیم قوت مجھ سے لڑنے
پر صَرف کرتا؟ ہرگز نہیں! وہ یقیناً مجھ پر توجہ دیتا۔ 7 اگر
مَیں وہاں اُس کے حضور آ سکتا تو دیانت دار آدمی کی طرح
اُس کے ساتھ مقدمہ لڑتا۔ تب مَیں ہمیشہ کے لئے اپنے
منصف سے بچ نکلتا!
8 لیکن افسوس، اگر مَیں مشرق کی طرف جاؤں تو وہ
وہاں نہیں ہوتا، مغرب کی جانب بڑھوں تو وہاں بھی نہیں
ملتا۔ 9 شمال میں اُسے ڈھونڈوں تو وہ دکھائی نہیں دیتا،
جنوب کی طرف رُخ کروں تو وہاں بھی پوشیدہ رہتا ہے۔
10 کیونکہ وہ میری راہ کو جانتا ہے۔ اگر وہ میری جانچ پڑتال
کرتا تو مَیں خالص سونا ثابت ہوتا۔ 11 میرے قدم اُس
کی راہ میں رہے ہیں، مَیں راہ سے نہ بائیں، نہ دائیں
طرف ہٹا بلکہ سیدھا اُس پر چلتا رہا۔ 12 مَیں اُس کے
ہونٹوں کے فرمان سے باز نہیں آیا بلکہ اپنے دل میں ہی
اُس کے منہ کی باتیں محفوظ رکھی ہیں۔
13 اگر وہ فیصلہ کرے تو کون اُسے روک سکتا ہے؟
جو کچھ بھی وہ کرنا چاہے اُسے عمل میں لاتا ہے۔ 14 جو بھی
منصوبہ اُس نے میرے لئے باندھا اُسے وہ ضرور پورا
کرے گا۔ اور اُس کے ذہن میں مزید بہت سے ایسے
منصوبے ہیں۔ 15 اِسی لئے مَیں اُس کے حضور دہشت زدہ
ہوں۔ جب بھی مَیں اِن باتوں پر دھیان دوں تو اُس سے
ڈرتا ہوں۔ 16 اللہ نے خود مجھے شکستہ دل کیا، قادرِ مطلق
ہی نے مجھے دہشت کھلائی ہے۔ 17 کیونکہ نہ مَیں تاریکی
سے تباہ ہو رہا ہوں، نہ اِس لئے کہ گھنے اندھیرے نے
میرے چہرے کو ڈھانپ دیا ہے۔

زمین پر کتنی ناانصافی پائی جاتی ہے

24 قادرِ مطلق عدالت کے اوقات کیوں نہیں مقرر کرتا؟
جو اُسے جانتے ہیں وہ ایسے دن کیوں نہیں دیکھتے؟ 2 بے دین
اپنی زمینوں کی حدود کو آگے پیچھے کرتے اور دوسروں کے
ریوڑ لُوٹ کر اپنی چراگاہوں میں لے جاتے ہیں۔ 3 وہ

یتیموں کا گدھا ہانک کر لے جاتے اور اِس شرط پر بیوہ کو
قرض دیتے ہیں کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا بَیل
دے۔ 4 وہ ضرورت مندوں کو راستے سے ہٹاتے ہیں،
چنانچہ ملک کے غریبوں کو سراسر چھپ جانا پڑتا ہے۔
5 ضرورت مند بیابان میں جنگلی گدھوں کی طرح کام
کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ خوراک کا کھوج لگا لگا کر وہ
اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہیں بلکہ ریگستان ہی اُنہیں اُن
کے بچوں کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے۔ 6 جو کھیت اُن کے
اپنے نہیں ہیں اُن میں وہ فصل کاٹتے ہیں، اور بے دینوں
کے انگور کے باغوں میں جا کر وہ دو چار انگور چن لیتے ہیں
جو فصل چننے کے بعد باقی رہ گئے تھے۔ 7 کپڑوں سے
محروم رہ کر وہ رات کو برہنہ حالت میں گزارتے ہیں۔
سردی میں اُن کے پاس کمبل تک نہیں ہوتا۔ 8 پہاڑوں کی
بارش سے وہ بھیگ جاتے اور پناہ گاہ نہ ہونے کے باعث
پتھروں کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں۔

9 بے دین باپ سے محروم بچے کو ماں کی گود سے
چھین لیتے ہیں بلکہ اِس شرط پر مصیبت زدہ کو قرض دیتے
ہیں کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا شیر خوار بچہ دے۔
10 غریب برہنہ حالت میں اور کپڑے پہنے بغیر پھرتے ہیں،
وہ بھوکے ہوتے ہوئے پُولے اُٹھائے چلتے ہیں۔ 11 زیتون
کے جو درخت بے دینوں نے صف در صف لگائے تھے اُن
کے درمیان غریب زیتون کا تیل نکالتے ہیں۔ پیاسی حالت
میں وہ شریروں کے حوضوں میں انگور کو پاؤں تلے کچل کر
اُس کا رس نکالتے ہیں۔ 12 شہر سے مرنے والوں کی
آہیں نکلتی ہیں اور زخمی لوگ مدد کے لئے چیختے چلاتے ہیں۔
اِس کے باوجود اللہ کسی کو بھی مجرم نہیں ٹھہراتا۔

13 یہ بے دین اُن میں سے ہیں جو نور سے سرکش ہو
گئے ہیں۔ نہ وہ اُس کی راہوں سے واقف ہیں، نہ اُن میں
رہتے ہیں۔ 14 صبح سویرے قاتل اُٹھتا ہے تاکہ مصیبت زدہ
اور ضرورت مند کو قتل کرے۔ رات کو چور چکر کاٹتا ہے۔
15 زناکار کی آنکھیں شام کے دھندلکے کے انتظار میں رہتی
ہیں، یہ سوچ کر کہ اُس وقت مَیں کسی کو نظر نہیں آؤں گا۔
نکلتے وقت وہ اپنے منہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔ 16 ڈاکو اندھیرے
میں گھروں میں نقب لگاتے جبکہ دن کے وقت وہ چھپ کر
اپنے پیچھے کنڈی لگا لیتے ہیں۔ نور کو وہ جانتے ہی نہیں۔
17 گہری تاریکی ہی اُن کی صبح ہوتی ہے، کیونکہ اُن کی
گھنے اندھیرے کی دہشتوں سے دوستی ہو گئی ہے۔

18 لیکن بے دین پانی کی سطح پر جھاگ ہیں، ملک
میں اُن کا حصہ ملعون ہے اور اُن کے انگور کے باغوں کی
طرف کوئی رجوع نہیں کرتا۔ 19 جس طرح کال اور جھلستی
گرمی برف کا پانی چھین لیتی ہیں اُسی طرح پاتال گناہ گاروں
کو چھین لیتا ہے۔ 20 ماں کا رِحم اُنہیں بھول جاتا، کیڑا
اُنہیں چوس لیتا اور اُن کی یاد جاتی رہتی ہے۔ یقیناً بے دینی
لکڑی کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔ 21 بے دین بانجھ عورت
پر ظلم اور بیواؤں سے بدسلوکی کرتے ہیں، 22 لیکن اللہ
زبردستوں کو اپنی قدرت سے گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔ وہ
مضبوطی سے کھڑے بھی ہوں تو بھی کوئی یقین نہیں کہ زندہ
رہیں گے۔ 23 اللہ اُنہیں حفاظت سے آرام کرنے دیتا
ہے، لیکن اُس کی آنکھیں اُن کی راہوں کی پہرہ داری
کرتی رہتی ہیں۔ 24 لمحہ بھر کے لئے وہ سرفراز ہوتے،
لیکن پھر نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں خاک میں ملا
کر سب کی طرح جمع کیا جاتا ہے، وہ گندم کی کٹی ہوئی
بالوں کی طرح مرجھا جاتے ہیں۔

25 کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کوئی متفق نہیں تو وہ ثابت
کرے کہ مَیں غلطی پر ہوں، وہ دکھائے کہ میرے دلائل
باطل ہیں۔“

بلدد: اللہ کے سامنے کوئی راست باز نہیں ٹھہر سکتا

25 پھر بلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،
2 ''اللہ کی حکومت دہشت ناک ہے۔ وہی اپنی بلندیوں پر سلامتی قائم رکھتا ہے۔ 3 کیا کوئی اُس کے دستوں کی تعداد گن سکتا ہے؟ اُس کا نور کس پر نہیں چمکتا؟
4 تو پھر انسان اللہ کے سامنے کس طرح راست باز ٹھہر سکتا ہے؟ جو عورت سے پیدا ہوا وہ کس طرح پاک صاف ثابت ہو سکتا ہے؟ 5 اُس کی نظر میں نہ چاند پُرنور ہے، نہ ستارے پاک ہیں۔ 6 تو پھر انسان کس طرح پاک ٹھہر سکتا ہے جو کیڑا ہی ہے؟ آدم زاد تو مکوڑا ہی ہے۔''

ایوب: تُو نے مجھے کتنے اچھے مشورے دیئے ہیں!

26 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ''واہ جی واہ! تُو نے کیا خوب اُسے سہارا دیا جو بے بس ہے، کیا خوب اُس بازو کو مضبوط کر دیا جو بے طاقت ہے! 3 تُو نے اُسے کتنے اچھے مشورے دیئے جو حکمت سے محروم ہے، اپنی سمجھ کی کتنی گہری باتیں اُس پر ظاہر کی ہیں۔
4 تُو نے کس کی مدد سے یہ کچھ پیش کیا ہے؟ کس نے تیری روح میں وہ باتیں ڈالیں جو تیرے منہ سے نکل آئی ہیں؟

کون اللہ کی عظمت کا اندازہ لگا سکتا ہے؟

5 اللہ کے سامنے وہ تمام مُردہ ارواح جو پانی اور اُس میں رہنے والوں کے نیچے بستی ہیں ڈر کے مارے تڑپ اُٹھتی ہیں۔ 6 ہاں، اُس کے سامنے پاتال برہنہ اور اُس کی گہرائیاں بے نقاب ہیں۔
7 اللہ ہی نے شمال کو ویران و سنسان جگہ کے اوپر تان لیا، اُسی نے زمین کو یوں لگا دیا کہ وہ کسی بھی چیز سے نہیں لٹکتی۔ 8 اُس نے اپنے بادلوں میں پانی لپیٹ لیا، لیکن وہ بوجھ تلے نہ پھٹے۔ 9 اُس نے اپنا تخت نظروں سے چھپا کر اپنا بادل اُس پر چھا جانے دیا۔ 10 اُس نے پانی کی سطح پر دائرہ بنایا جو روشنی اور اندھیرے کے درمیان حد بن گیا۔
11 آسمان کے ستون لرز اُٹھے۔ اُس کی دھمکی پر وہ دہشت زدہ ہوئے۔ 12 اپنی قدرت سے اللہ نے سمندر کو تھما دیا، اپنی حکمت سے رہب اژدہے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ 13 اُس کے روح نے آسمان کو صاف کیا، اُس کے ہاتھ نے فرار ہونے والے سانپ کو چھید ڈالا۔ 14 لیکن ایسے کام اُس کی راہوں کے کنارے پر ہی کئے جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم اُس کے بارے میں سنتے ہیں وہ دھیمی دھیمی آواز سے ہمارے کان تک پہنچتا ہے۔ تو پھر کون اُس کی قدرت کی کڑکتی آواز سمجھ سکتا ہے؟''

مَیں بے قصور ہوں

27 پھر ایوب نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ''اللہ کی حیات کی قسم جس نے میرا انصاف کرنے سے انکار کیا، قادرِ مطلق کی قسم جس نے میری زندگی تلخ کر دی ہے، 3 میرے جیتے جی، ہاں جب تک اللہ کا دم میری ناک میں ہے 4 میرے ہونٹ جھوٹ نہیں بولیں گے، میری زبان دھوکا بیان نہیں کرے گی۔ 5 مَیں کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ تمہاری بات درست ہے۔ مَیں بے الزام ہوں اور مرتے دم تک اِس کے اُلٹ نہیں کہوں گا۔ 6 مَیں اصرار کرتا ہوں کہ راست باز ہوں اور اِس سے کبھی باز نہیں آؤں گا۔ میرا دل میرے کسی بھی دن کے بارے میں مجھے ملامت نہیں کرتا۔
7 اللہ کرے کہ میرے دشمن کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو بے دینوں کے ساتھ کیا جائے گا، کہ میرے مخالف کا وہ انجام ہو جو بدکاروں کو پیش آئے گا۔ 8 کیونکہ

اُس وقت شریر کی کیا اُمید رہے گی جب اُسے اِس زندگی
سے منقطع کیا جائے گا، جب اللہ اُس کی جان اُس سے
طلب کرے گا؟ 9 کیا اللہ اُس کی چیخیں سنے گا جب وہ
مصیبت میں پھنس کر مدد کے لئے پکارے گا؟ 10 یا کیا وہ
قادرِ مطلق سے لطف اندوز ہو گا اور ہر وقت اللہ کو پکارے گا؟
11 اب مَیں تمہیں اللہ کی قدرت کے بارے میں
تعلیم دوں گا، قادرِ مطلق کا اِرادہ تم سے نہیں چھپاؤں گا۔
12 دیکھو، تم سب نے اِس کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو پھر اِس
قسم کی باطل باتیں کیوں کرتے ہو؟

بے دین زندہ نہیں رہے گا

13 بے دین اللہ سے کیا اجر پائے گا، ظالم کو قادرِ مطلق
سے میراث میں کیا ملے گا؟ 14 گو اُس کے بچے متعدد
ہوں، لیکن آخرکار وہ تلوار کی زد میں آئیں گے۔ اُس کی
اولاد بھوکی رہے گی۔ 15 جو بچ جائیں اُنہیں مہلک بیماری
سے قبر میں پہنچایا جائے گا، اور اُن کی بیوائیں ماتم نہیں کر
پائیں گی۔ 16 بے شک وہ خاک کی طرح چاندی کا ڈھیر
لگائے اور مٹی کی طرح نفیس کپڑوں کا تودہ اکٹھا کرے،
17 لیکن جو کپڑے وہ جمع کرے اُنہیں راست باز پہن
لے گا، اور جو چاندی وہ اکٹھی کرے اُسے بےقصور تقسیم
کرے گا۔ 18 جو گھر بے دین بنا لے وہ گھونسلے کی مانند
ہے، اُس عارضی جھونپڑی کی مانند جو چوکیدار اپنے لئے بنا
لیتا ہے۔ 19 وہ امیر حالت میں سو جاتا ہے، لیکن آخری
دفعہ۔ جب اپنی آنکھیں کھول لیتا تو تمام دولت جاتی رہی
ہے۔ 20 اُس پر ہول ناک واقعات کا سیلاب ٹوٹ پڑتا،
اُسے رات کے وقت آندھی چھین لیتی ہے۔ 21 مشرقی لُو
اُسے اُڑا لے جاتی، اُسے اُٹھا کر اُس کے مقام سے دُور
پھینک دیتی ہے۔ 22 بےرحمی سے وہ اُس پر یوں جھپٹا مارتی
رہتی ہے کہ اُسے بار بار بھاگنا پڑتا ہے۔ 23 وہ تالیاں بجا
کر اپنی حقارت کا اظہار کرتی، اپنی جگہ سے آوازے کستی ہے۔

حکمت کہاں پائی جاتی ہے؟

28 یقیناً چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور ایسی جگہیں جہاں
سونا خالص کیا جاتا ہے۔ 2 لوہا زمین سے نکالا جاتا اور
لوگ پتھر پگھلا کر تانبا بنا لیتے ہیں۔ 3 انسان اندھیرے کو ختم
کر کے زمین کی گہری گہری جگہوں تک کچی دھات کا کھوج
لگاتا ہے، خواہ وہ کتنے اندھیرے میں کیوں نہ ہو۔ 4 ایک
اجنبی قوم سرنگ لگاتی ہے۔ جب رسّوں سے لٹکے ہوئے
کام کرتے اور انسانوں سے دُور کان میں جھومتے ہیں تو
زمین پر گزرنے والوں کو اُن کی یاد ہی نہیں رہتی۔ 5 زمین
کی سطح پر خوراک پیدا ہوتی ہے جبکہ اُس کی گہرائیاں یوں
تبدیل ہو جاتی ہیں جیسے اُس میں آگ لگی ہو۔ 6 پتھروں
سے سنگِ لاجورد نکالا جاتا ہے جس میں سونے کے ذرے
بھی پائے جاتے ہیں۔
7 یہ ایسے راستے ہیں جو کوئی بھی شکاری پرندہ نہیں
جانتا، جو کسی بھی باز نے نہیں دیکھا۔ 8 جنگل کے رعب دار
جانوروں میں سے کوئی بھی اِن راہوں پر نہیں چلا، کسی بھی
شیرببر نے اِن پر قدم نہیں رکھا۔ 9 انسان سنگِ چقماق پر
ہاتھ لگا کر پہاڑوں کو جڑ سے اُلٹا دیتا ہے۔ 10 وہ پتھر میں
سرنگ لگا کر ہر قسم کی قیمتی چیز دیکھ لیتا 11 اور زمین دوز
ندیوں کو بند کر کے پوشیدہ چیزیں روشنی میں لاتا ہے۔
12 لیکن حکمت کہاں پائی جاتی ہے، سمجھ کہاں سے
ملتی ہے؟ 13 انسان اُس تک جانے والی راہ نہیں جانتا،
کیونکہ اُسے ملکِ حیات میں پایا نہیں جاتا۔ 14 سمندر کہتا
ہے، ’حکمت میرے پاس نہیں ہے،‘ اور اُس کی گہرائیاں
بیان کرتی ہیں، ’یہاں بھی نہیں ہے۔‘

15 حکمت کو نہ خالص سونے، نہ چاندی سے خریدا جا سکتا ہے۔ 16 اُسے پانے کے لئے نہ اوفیر کا سونا، نہ بیش قیمت عقیقِ احمر[1] یا سنگِ لاجورد[2] کافی ہیں۔ 17 سونا اور شیشہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے، نہ وہ سونے کے زیورات کے عوض مل سکتی ہے۔ 18 اُس کی نسبت مونگا اور بلور کی کیا قدر ہے؟ حکمت سے بھری تھیلی موتیوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ 19 ایتھوپیا کا زبرجد[3] اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اُسے خالص سونے کے لئے خریدا نہیں جا سکتا۔

20 حکمت کہاں سے آتی، سمجھ کہاں سے مل سکتی ہے؟ 21 وہ تمام جانداروں سے پوشیدہ رہتی بلکہ پرندوں سے بھی چھپی رہتی ہے۔ 22 پاتال اور موت اُس کے بارے میں کہتے ہیں، 'ہم نے اُس کے بارے میں صرف افواہیں سنی ہیں۔'

23 لیکن اللہ اُس تک جانے والی راہ کو جانتا ہے، اُسے معلوم ہے کہ کہاں مل سکتی ہے۔ 24 کیونکہ اُسی نے زمین کی حدود تک دیکھا، آسمان تلے سب کچھ پر نظر ڈالی 25 تاکہ ہَوا کا وزن مقرر کرے اور پانی کی پیمائش کر کے اُس کی حدود متعین کرے۔ 26 اُسی نے بارش کے لئے فرمان جاری کیا اور بادل کی کڑکتی بجلی کے لئے راستہ تیار کیا۔ 27 اُسی وقت اُس نے حکمت کو دیکھ کر اُس کی جانچ پڑتال کی۔ اُس نے اُسے قائم بھی کیا اور اُس کی تہہ تک تحقیق بھی کی۔ 28 انسان سے اُس نے کہا، 'سنو، اللہ کا خوف ماننا ہی حکمت اور بُرائی سے دُور رہنا ہی سمجھ ہے۔'"

کاش میری زندگی پہلے کی طرح ہو

29 ایوب نے اپنی بات جاری رکھ کر کہا،

2 "کاش مَیں دوبارہ ماضی کے وہ دن گزار سکوں جب اللہ میری دیکھ بھال کرتا تھا، 3 جب اُس کی شمع میرے سر کے اوپر چمکتی رہی اور مَیں اُس کی روشنی کی مدد سے اندھیرے میں چلتا تھا۔ 4 اُس وقت میری جوانی عروج پر تھی اور میرا خیمہ اللہ کے سائے میں رہتا تھا۔ 5 قادرِ مطلق میرے ساتھ تھا، اور مَیں اپنے بیٹوں سے گھرا رہتا تھا۔ 6 کثرت کے باعث میرے قدم دہی سے دھوئے رہتے اور چٹان سے تیل کی ندیاں پھوٹ کر نکلتی تھیں۔

7 جب کبھی مَیں شہر کے دروازے سے نکل کر چوک میں اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا 8 تو جوان آدمی مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹ کر چھپ جاتے، بزرگ اُٹھ کر کھڑے رہتے، 9 رئیس بولنے سے باز آ کر منہ پر ہاتھ رکھتے، 10 شرفا کی آواز دب جاتی اور اُن کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی۔

11 جس کان نے میری باتیں سنیں اُس نے مجھے مبارک کہا، جس آنکھ نے مجھے دیکھا اُس نے میرے حق میں گواہی دی۔ 12 کیونکہ جو مصیبت میں آ کر آواز دیتا اُسے مَیں بچاتا، بے سہارا یتیم کو چھٹکارا دیتا تھا۔ 13 تباہ ہونے والے مجھے برکت دیتے تھے۔ میرے باعث بیواؤں کے دلوں سے خوشی کے نعرے اُبھر آتے تھے۔ 14 مَیں راست بازی سے ملبس اور راست بازی مجھ سے ملبس رہتی تھی، انصاف میرا چوغہ اور پگڑی تھا۔

15 اندھوں کے لئے مَیں آنکھیں، لنگڑوں کے لئے پاؤں بنا رہتا تھا۔ 16 مَیں غریبوں کا باپ تھا، اور جب کبھی اجنبی کو مقدمہ لڑنا پڑا تو مَیں غور سے اُس کے معاملے کا معائنہ کرتا تھا تاکہ اُس کا حق مارا نہ جائے۔ 17 مَیں نے بے دین کا جبڑا توڑ کر اُس کے دانتوں میں سے شکار چھڑایا۔

18 اُس وقت میرا خیال تھا، 'مَیں اپنے ہی گھر میں وفات پاؤں گا، سیمرغ کی طرح اپنی زندگی کے دنوں میں

---

[1] carnelian [2] lapis lazuli [3] peridot

اضافہ کروں گا۔ 19 میری جڑیں پانی تک پھیلی اور میری شاخیں اوس سے تر رہیں گی۔ 20 میری عزت ہر وقت تازہ رہے گی، اور میرے ہاتھ کی کمان کو نئی تقویت ملتی رہے گی۔‘

21 لوگ میری سن کر خاموشی سے میرے مشوروں کے انتظار میں رہتے تھے۔ 22 میرے بات کرنے پر وہ جواب میں کچھ نہ کہتے بلکہ میرے الفاظ ہلکی سی بوندا باندی کی طرح اُن پر ٹپکتے رہتے۔ 23 جس طرح انسان شدت سے بارش کے انتظار میں رہتا ہے اُسی طرح وہ میرے انتظار میں رہتے تھے۔ وہ منہ پسار کر بہار کی بارش کی طرح میرے الفاظ کو جذب کر لیتے تھے۔ 24 جب مَیں اُن سے بات کرتے وقت مسکراتا تو اُنہیں یقین نہیں آتا تھا، میری اُن پر مہربانی اُن کے نزدیک نہایت قیمتی تھی۔ 25 مَیں اُن کی راہ اُن کے لئے چن کر اُن کی قیادت کرتا، اُن کے درمیان یوں بستا تھا جس طرح بادشاہ اپنے دستوں کے درمیان۔ مَیں اُس کی مانند تھا جو ماتم کرنے والوں کو تسلی دیتا ہے۔

مجھے رد کیا گیا ہے

30 لیکن اب وہ میرا مذاق اڑاتے ہیں، حالانکہ اُن کی عمر مجھ سے کم ہے اور مَیں اُن کے باپوں کو اپنی بھیڑبکریوں کی دیکھ بھال کرنے والے کتوں کے ساتھ کام پر لگانے کے بھی لائق نہیں سمجھتا تھا۔ 2 میرے لئے اُن کے ہاتھوں کی مدد کا کیا فائدہ تھا؟ اُن کی پوری طاقت تو جاتی رہی تھی۔ 3 خوراک کی کمی اور شدید بھوک کے مارے وہ خشک زمین کی تھوڑی بہت پیداوار کتر کتر کر کھاتے ہیں۔ ہر وقت وہ تباہی اور ویرانی کے دامن میں رہتے ہیں۔ 4 وہ جھاڑیوں سے خطمی کا پھل توڑ کر کھاتے، جھاڑیوں* کی جڑیں آگ تاپنے کے لئے اکٹھی کرتے ہیں۔ 5 اُنہیں آبادیوں سے خارج کیا گیا ہے، اور لوگ ’چور چور‘ چلّا کر اُنہیں بھگا دیتے ہیں۔ 6 اُنہیں گھاٹیوں کی ڈھلانوں پر بسنا پڑتا، وہ زمین کے غاروں میں اور پتھروں کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ 7 جھاڑیوں کے درمیان وہ آوازیں دیتے اور مل کر اونٹ کٹاروں تلے دبک جاتے ہیں۔ 8 اِن کمینے اور بے نام لوگوں کو مار مار کر ملک سے بھگا دیا گیا ہے۔

9 اور اب مَیں اِنہی کا نشانہ بن گیا ہوں۔ اپنے گیتوں میں وہ میرا مذاق اُڑاتے ہیں، میری بُری حالت اُن کے لئے مضحکہ خیز مثال بن گئی ہے۔ 10 وہ گھن کھا کر مجھ سے دُور رہتے اور میرے منہ پر تھوکنے سے نہیں رُکتے۔ 11 چونکہ اللہ نے میری کمان کی تانت کھول کر میری رُسوائی کی ہے، اِس لئے وہ میری موجودگی میں بے لگام ہو گئے ہیں۔ 12 میرے دہنے ہاتھ ہجوم کھڑے ہو کر مجھے ٹھوکر کھلاتے اور میری فصیل کے ساتھ مٹی کے ڈھیر لگاتے ہیں تاکہ اُس میں رخنہ ڈال کر مجھے تباہ کریں۔ 13 وہ میری قلعہ بندیاں ڈھا کر مجھے خاک میں ملانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کسی اَور کی مدد درکار ہی نہیں۔ 14 وہ رخنے میں داخل ہوتے اور جوق در جوق تباہ شدہ فصیل میں سے گزر کر آگے بڑھتے ہیں۔ 15 ہول ناک واقعات میرے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں، اور وہ تیز ہَوا کی طرح میرے وقار کو اُڑا لے جا رہے ہیں۔ میری سلامتی بادل کی طرح اوجھل ہو گئی ہے۔

16 اور اب میری جان نکل رہی ہے، مَیں مصیبت کے دنوں کے قابو میں آ گیا ہوں۔ 17 رات کو میری ہڈیوں کو چھیدا جاتا ہے، کترنے والا درد مجھے کبھی نہیں چھوڑتا۔ 18 اللہ بڑے زور سے میرا کپڑا پکڑ کر گریبان کی طرح مجھے اپنی سخت گرفت میں رکھتا ہے۔ 19 اُس نے

*یعنی جھاڑی بنام broom؛ سینک قسم کی جھاڑی جس کے پھول زرد ہوتے ہیں۔

مجھے کیچڑ میں پھینک دیا ہے، اور دیکھنے میں مَیں خاک اور
مٹی ہی بن گیا ہوں۔ 20 مَیں تجھے پکارتا، لیکن تُو جواب
نہیں دیتا۔ مَیں کھڑا ہو جاتا، لیکن تُو مجھے گھورتا ہی رہتا
ہے۔ 21 تُو میرے ساتھ اپنا سلوک بدل کر مجھ پر ظلم
کرنے لگا، اپنے ہاتھ کے پورے زور سے مجھے ستانے لگا
ہے۔ 22 تُو مجھے اُڑا کر ہَوا پر سوار ہونے دیتا، گرجتے
طوفان میں گُھلنے دیتا ہے۔ 23 ہاں، اب مَیں جانتا ہوں
کہ تُو مجھے موت کے حوالے کرے گا، اُس گھر میں پہنچائے گا
جہاں ایک دن تمام جاندار جمع ہو جاتے ہیں۔

24 یقیناً مَیں نے کبھی بھی اپنا ہاتھ کسی ضرورت مند
کے خلاف نہیں اُٹھایا جب اُس نے اپنی مصیبت میں آواز
دی۔ 25 بلکہ جب کسی کا بُرا حال تھا تو مَیں ہمدردی سے
رونے لگا، غریبوں کی حالت دیکھ کر میرا دل غم کھانے لگا۔
26 تاہم مجھ پر مصیبت آئی، اگرچہ مَیں بھلائی کی اُمید رکھ
سکتا تھا۔ مجھ پر گھنا اندھیرا چھا گیا، حالانکہ مَیں روشنی کی
توقع کر سکتا تھا۔ 27 میرے اندر سب کچھ مضطرب ہے اور
کبھی آرام نہیں کر سکتا، میرا واسطہ تکلیف دہ دنوں سے پڑتا
ہے۔ 28 مَیں ماتمی لباس میں پھرتا ہوں اور کوئی مجھے تسلی
نہیں دیتا، حالانکہ مَیں جماعت میں کھڑے ہو کر مدد کے
لئے آواز دیتا ہوں۔ 29 مَیں گیدڑوں کا بھائی اور عقابی
اُلوؤں کا ساتھی بن گیا ہوں۔ 30 میری جِلد کالی ہو گئی،
میری ہڈیاں تپتی گرمی کے سبب سے جُھلس گئی ہیں۔ 31 اب
میرا سرود صرف ماتم کرنے اور میری بانسری صرف رونے
والوں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

میری آخری بات: مَیں بے گناہ ہوں

31 مَیں نے اپنی آنکھوں سے عہد باندھا ہے۔ تو پھر
مَیں کس طرح کسی کنواری پر نظر ڈال سکتا ہوں؟ 2 کیونکہ
انسان کو آسمان پر رہنے والے خدا کی طرف سے کیا نصیب
ہے، اُسے بلندیوں پر بسنے والے قادرِ مطلق سے کیا وراثت
پانا ہے؟ 3 کیا ایسا نہیں ہے کہ ناراست شخص کے لئے
آفت اور بدکار کے لئے تباہی مقرر ہے؟ 4 میری راہیں تو
اللہ کو نظر آتی ہیں، وہ میرا ہر قدم گن لیتا ہے۔

5 نہ مَیں کبھی دھوکے سے چلا، نہ میرے پاؤں نے
کبھی فریب دینے کے لئے پُھرتی کی۔ اگر اِس میں ذرا
بھی شک ہو 6 تو اللہ مجھے انصاف کے ترازو میں تول لے،
اللہ میری بے الزام حالت معلوم کرے۔ 7 اگر میرے قدم
صحیح راہ سے ہٹ گئے، میری آنکھیں میرے دل کو غلط راہ
پر لے گئیں یا میرے ہاتھ داغ دار ہوئے 8 تو پھر جو بیج
مَیں نے بویا اُس کی پیداوار کوئی اَور کھائے، جو فصلیں مَیں
نے لگائیں اُنہیں اُکھاڑا جائے۔

9 اگر میرا دل کسی عورت سے ناجائز تعلقات رکھنے
پر اُکسایا گیا اور مَیں اِس مقصد سے اپنے پڑوسی کے
دروازے پر تاک لگائے بیٹھا 10 تو پھر اللہ کرے کہ میری
بیوی کسی اَور آدمی کی گندم پیسے، کہ کوئی اَور اُس پر جھک
جائے۔ 11 کیونکہ ایسی حرکت شرم ناک ہوتی، ایسا جرم سزا
کے لائق ہوتا ہے۔ 12 ایسے گناہ کی آگ پاتال تک سب
کچھ بھسم کر دیتی ہے۔ اگر وہ مجھ سے سرزد ہوتا تو میری
تمام فصل جڑوں تک راکھ کر دیتا۔

13 اگر میرا نوکر نوکرانیوں کے ساتھ جھگڑا تھا اور
مَیں نے اُن کا حق مارا 14 تو مَیں کیا کروں جب اللہ
عدالت میں کھڑا ہو جائے؟ جب وہ میری پوچھ گچھ کرے تو
مَیں اُسے کیا جواب دوں؟ 15 کیونکہ جس نے مجھے میری
ماں کے پیٹ میں بنایا اُس نے اُنہیں بھی بنایا۔ ایک ہی
نے اُنہیں بھی اور مجھے بھی رِحم میں تشکیل دیا۔

16 کیا مَیں نے پست حالوں کی ضروریات پوری

کرنے سے انکار کیا یا بیوہ کی آنکھوں کو بجھنے دیا؟ ہرگز
نہیں! 17 کیا مَیں نے اپنی روٹی اکیلے ہی کھائی اور یتیم کو
اُس میں شریک نہ کیا؟ 18 ہرگز نہیں، بلکہ اپنی جوانی سے
لے کر مَیں نے اُس کا باپ بن کر اُس کی پرورش کی، اپنی
پیدائش سے ہی بیوہ کی راہنمائی کی۔ 19 جب کبھی مَیں
نے دیکھا کہ کوئی کپڑوں کی کمی کے باعث ہلاک ہو رہا
ہے، کہ کسی غریب کے پاس کمبل تک نہیں 20 تو مَیں نے
اُسے اپنی بھیڑوں کی کچھ اُون دی تاکہ وہ گرم ہو سکے۔
ایسے لوگ مجھے دعا دیتے تھے۔ 21 مَیں نے کبھی بھی
یتیموں کے خلاف ہاتھ نہیں اُٹھایا، اُس وقت بھی نہیں جب
شہر کے دروازے میں بیٹھے بزرگ میرے حق میں تھے۔
22 اگر ایسا نہ تھا تو اللہ کرے کہ میرا شانہ کندھے سے نکل
کر گر جائے، کہ میرا بازو جوڑ سے پھاڑا جائے! 23 ایسی
حرکتیں میرے لئے ناممکن تھیں، کیونکہ اگر مَیں ایسا کرتا تو
مَیں اللہ سے دہشت کھاتا رہتا، مَیں اُس سے ڈر کے
مارے قائم نہ رہ سکتا۔

24 کیا مَیں نے سونے پر اپنا پورا بھروسا رکھا یا
خالص سونے سے کہا، ’تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے‘؟ ہرگز نہیں!
25 کیا مَیں اِس لئے خوش تھا کہ میری دولت زیادہ ہے
اور میرے ہاتھ نے بہت کچھ حاصل کیا ہے؟ ہرگز نہیں!
26 کیا سورج کی چمک دمک اور چاند کی پُروقار روِش دیکھ
کر 27 میرے دل کو کبھی چپکے سے غلط راہ پر لایا گیا؟ کیا
مَیں نے کبھی اُن کا احترام کیا؟* 28 ہرگز نہیں، کیونکہ یہ
بھی سزا کے لائق جرم ہے۔ اگر مَیں ایسا کرتا تو بلندیوں پر
رہنے والے خدا کا انکار کرتا۔

29 کیا مَیں کبھی خوش ہوا جب مجھ سے نفرت کرنے
والا تباہ ہوا؟ کیا مَیں باغ باغ ہوا جب اُس پر مصیبت آئی؟
ہرگز نہیں! 30 مَیں نے اپنے منہ کو اجازت نہ دی کہ گناہ کر
کے اُس کی جان پر لعنت بھیجے۔ 31 بلکہ میرے خیمے کے
آدمیوں کو تسلیم کرنا پڑا، ’کوئی نہیں ہے جو ایوب کے گوشت
سے سیر نہ ہوا۔‘ 32 اجنبی کو باہر گلی میں رات گزارنی نہیں
پڑتی تھی بلکہ میرا دروازہ مسافروں کے لئے کھلا رہتا تھا۔
33 کیا مَیں نے کبھی آدم کی طرح اپنا گناہ چھپا کر اپنا
قصور دل میں پوشیدہ رکھا، 34 اِس لئے کہ ہجوم سے ڈرتا
اور اپنے رشتے داروں سے دہشت کھاتا تھا؟ ہرگز نہیں!
مَیں نے کبھی بھی ایسا کام نہ کیا جس کے باعث مجھے ڈر
کے مارے چپ رہنا پڑتا اور گھر سے نکل نہیں سکتا تھا۔

35 کاش کوئی میری سنے! دیکھو، یہاں میری بات پر
میرے دست خط ہیں، اب قادرِ مطلق مجھے جواب دے۔
کاش میرے مخالف لکھ کر مجھے وہ الزامات بتائیں جو اُنہوں
نے مجھ پر لگائے ہیں! 36 اگر الزامات کا کاغذ ملتا تو مَیں
اُسے اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھتا، اُسے پگڑی کی طرح
اپنے سر پر باندھ لیتا۔ 37 مَیں اللہ کو اپنے قدموں کا پورا
حساب کتاب دے کر رئیس کی طرح اُس کے قریب پہنچتا۔

38 کیا میری زمین نے مدد کے لئے پکار کر مجھ پر
الزام لگایا ہے؟ کیا اُس کی ریگھاریاں میرے سبب سے مل
کر رو پڑی ہیں؟ 39 کیا مَیں نے اُس کی پیداوار اجر
دیئے بغیر کھائی، اُس پر محنت مشقت کرنے والوں کے لئے
آہیں بھرنے کا باعث بن گیا؟ ہرگز نہیں! 40 اگر مَیں اِس
میں قصوروار ٹھہروں تو گندم کے بجائے خاردار جھاڑیاں اور
جَو کے بجائے دھتورا* اُگے۔“

یوں ایوب کی باتیں اختتام کو پہنچ گئیں۔

*لفظی ترجمہ: ہاتھ سے اُنہیں بوسہ دیا۔

*ایک بدبودار پودا۔

چوتھے ساتھی اِلیہو کی تقریر

32 تب مذکورہ تینوں آدمی ایوب کو جواب دینے سے باز آئے، کیونکہ وہ اب تک سمجھتا تھا کہ مَیں راست باز ہوں۔ 2 یہ دیکھ کر اِلیہو بن برکیل غصے ہو گیا۔ بوز شہر کے رہنے والے اِس آدمی کا خاندان رام تھا۔ ایک طرف تو وہ ایوب سے خفا تھا، کیونکہ یہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے راست باز ٹھہراتا تھا۔ 3 دوسری طرف وہ تینوں دوستوں سے بھی ناراض تھا، کیونکہ نہ وہ ایوب کو صحیح جواب دے سکے، نہ ثابت کر سکے کہ مجرم ہے۔ 4 اِلیہو نے اب تک ایوب سے بات نہیں کی تھی۔ جب تک دوسروں نے بات پوری نہیں کی تھی وہ خاموش رہا، کیونکہ وہ بزرگ تھے۔ 5 لیکن اب جب اُس نے دیکھا کہ تینوں آدمی مزید کوئی جواب نہیں دے سکتے تو وہ بھڑک اُٹھا 6 اور جواب میں کہا،

”مَیں کم عمر ہوں جبکہ آپ سب عمر رسیدہ ہیں، اِس لئے مَیں کچھ شرمیلا تھا، مَیں آپ کو اپنی رائے بتانے سے ڈرتا تھا۔ 7 مَیں نے سوچا، چلو وہ بولیں جن کے زیادہ دن گزرے ہیں، وہ تعلیم دیں جنہیں متعدد سالوں کا تجربہ حاصل ہے۔

8 لیکن جو روح انسان میں ہے یعنی جو دم قادرِ مطلق نے اُس میں پھونک دیا وہی انسان کو سمجھ عطا کرتا ہے۔ 9 نہ صرف بوڑھے لوگ دانش مند ہیں، نہ صرف وہ انصاف سمجھتے ہیں جن کے بال سفید ہیں۔ 10 چنانچہ مَیں گزارش کرتا ہوں کہ ذرا میری بات سنیں، مجھے بھی اپنی رائے پیش کرنے دیجئے۔

11 مَیں آپ کے الفاظ کے انتظار میں رہا۔ جب آپ موزوں جواب تلاش کر رہے تھے تو مَیں آپ کی دانش مند باتوں پر غور کرتا رہا۔ 12 مَیں نے آپ پر پوری توجہ دی، لیکن آپ میں سے کوئی ایوب کو غلط ثابت نہ کر سکا، کوئی اُس کے دلائل کا مناسب جواب نہ دے پایا۔ 13 اب ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں، ’ہم نے ایوب میں حکمت پائی ہے، انسان اُسے شکست دے کر بھگا نہیں سکتا بلکہ صرف اللہ ہی۔‘ 14 کیونکہ ایوب نے اپنے دلائل کی ترتیب سے میرا مقابلہ نہیں کیا، اور جب مَیں جواب دوں گا تو آپ کی باتیں نہیں دہراؤں گا۔

15 آپ گھبرا کر جواب دینے سے باز آئے ہیں، اب آپ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ 16 کیا مَیں مزید انتظار کروں، گو آپ خاموش ہو گئے ہیں، آپ رک کر مزید جواب نہیں دے سکتے؟ 17 مَیں بھی جواب دینے میں حصہ لینا چاہتا ہوں، مَیں بھی اپنی رائے پیش کروں گا۔ 18 کیونکہ میرے اندر سے الفاظ چھلک رہے ہیں، میری روح میرے اندر مجھے مجبور کر رہی ہے۔

19 حقیقت میں مَیں اندر سے اُس نئی مَے کی مانند ہوں جو بند رکھی گئی ہو، مَیں نئی مَے سے بھری ہوئی نئی مشکوں کی طرح پھٹنے کو ہوں۔ 20 مجھے بولنا ہے تاکہ آرام پاؤں، لازم ہے کہ مَیں اپنے ہونٹوں کو کھول کر جواب دوں۔ 21 یقیناً نہ مَیں کسی کی جانب داری، نہ کسی کی چاپلوسی کروں گا۔ 22 کیونکہ مَیں خوشامد کر ہی نہیں سکتا، ورنہ میرا خالق مجھے جلد ہی اُٹھا لے جائے گا۔‘

اللہ کئی طریقوں سے انسان سے ہم کلام ہوتا ہے

33 اے ایوب، میری تقریر سنیں، میری تمام باتوں پر کان دھریں! 2 اب مَیں اپنا منہ کھول دیتا ہوں، میری زبان بولتی ہے۔ 3 میرے الفاظ سیدھی راہ پر چلنے والے دل سے ابھر آتے ہیں، میرے ہونٹ دیانت داری سے وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو مَیں جانتا ہوں۔ 4 اللہ کے روح نے مجھے بنایا، قادرِ مطلق کے دم نے مجھے زندگی بخشی۔

5 اگر آپ اِس قابل ہوں تو مجھے جواب دیں اور اپنی باتیں ترتیب سے پیش کر کے میرا مقابلہ کریں۔ 6 اللہ کی نظر میں مَیں تو آپ کے برابر ہوں، مجھے بھی مٹی سے لے کر تشکیل دیا گیا ہے۔ 7 چنانچہ مجھے آپ کے لئے دہشت کا باعث نہیں ہونا چاہئے، میری طرف سے آپ پر بھاری بوجھ نہیں آئے گا۔

8 آپ نے میرے سنتے ہی کہا بلکہ آپ کے الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، 9 'مَیں پاک ہوں، مجھ سے جرم سرزد نہیں ہوا، مَیں بے گناہ ہوں، میرا کوئی قصور نہیں۔ 10 تو بھی اللہ مجھ سے جھگڑنے کے مواقع ڈھونڈتا اور مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ 11 وہ میرے پاؤں کو کاٹھ میں ڈال کر میری تمام راہوں کی پہرہ داری کرتا ہے۔'

12 لیکن آپ کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اللہ انسان سے اعلیٰ ہے۔ 13 آپ اُس سے جھگڑ کر کیوں کہتے ہیں، 'وہ میری کسی بھی بات کا جواب نہیں دیتا'؟ 14 شاید انسان کو اللہ نظر نہ آئے، لیکن وہ ضرور کبھی اِس طریقے، کبھی اُس طریقے سے اُس سے ہم کلام ہوتا ہے۔

15 کبھی وہ خواب یا رات کی رویا میں اُس سے بات کرتا ہے۔ جب لوگ بستر پر لیٹ کر گہری نیند سو جاتے ہیں 16 تو اللہ اُن کے کان کھول کر اپنی نصیحتوں سے اُنہیں دہشت زدہ کر دیتا ہے۔ 17 یوں وہ انسان کو غلط کام کرنے اور مغرور ہونے سے باز رکھ کر 18 اُس کی جان گڑھے میں اُترنے اور دریائے موت کو عبور کرنے سے روک دیتا ہے۔

19 کبھی اللہ انسان کو بستر پر درد کے ذریعے تربیت دیتا ہے۔ تب اُس کی ہڈیوں میں لگاتار جنگ ہوتی ہے۔ 20 اُس کی جان کو خوراک سے گھن آتی بلکہ اُسے لذیذ ترین کھانے سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ 21 اُس کا گوشت پوست سکڑ کر غائب ہو جاتا ہے جبکہ جو ہڈیاں پہلے چھپی ہوئی تھیں وہ نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ 22 اُس کی جان گڑھے کے قریب، اُس کی زندگی ہلاک کرنے والوں کے نزدیک پہنچتی ہے۔

23 لیکن اگر کوئی فرشتہ، ہزاروں میں سے کوئی ثالث اُس کے پاس ہو جو انسان کو سیدھی راہ دکھائے 24 اور اُس پر ترس کھا کر کہے، 'اُسے گڑھے میں اُترنے سے چھڑا، مجھے فدیہ مل گیا ہے،' 25 اب اُس کا جسم جوانی کی نسبت زیادہ تر و تازہ ہو جائے اور وہ دوبارہ جوانی کی سی طاقت پائے' 26 تو پھر وہ شخص اللہ سے التجا کرے گا، اور اللہ اُس پر مہربان ہو گا۔ تب وہ بڑی خوشی سے اللہ کا چہرہ تکتا رہے گا۔ اِسی طرح اللہ انسان کی راست بازی بحال کرتا ہے۔

27 ایسا شخص لوگوں کے سامنے گائے گا اور کہے گا، 'مَیں نے گناہ کر کے سیدھی راہ ٹیڑھی میڑھی کر دی، اور مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ 28 لیکن اُس نے فدیہ دے کر میری جان کو موت کے گڑھے میں اُترنے سے چھڑایا۔ اب میری زندگی نور سے لطف اندوز ہو گی۔'

29 اللہ انسان کے ساتھ یہ سب کچھ دو چار مرتبہ کرتا ہے 30 تاکہ اُس کی جان گڑھے سے واپس آئے اور وہ زندگی کے نور سے روشن ہو جائے۔

31 اے ایوب، دھیان سے میری بات سنیں، خاموش ہو جائیں تاکہ مَیں بات کروں۔ 32 اگر آپ جواب میں کچھ بتانا چاہیں تو بتائیں۔ بولیں، کیونکہ مَیں آپ کو راست باز ٹھہرانے کی آرزو رکھتا ہوں۔ 33 لیکن اگر آپ کچھ بیان نہیں کر سکتے تو میری سنیں، چپ رہیں تاکہ مَیں آپ کو حکمت کی تعلیم دوں۔"

اللہ ہر ایک کو مناسب اجر دیتا ہے

34 پھر اِلیہو نے بات جاری رکھ کر کہا،
2 ”اے دانش مندو، میرے الفاظ سنیں! اے عالمو،
مجھ پر کان دھریں! 3 کیونکہ کان یوں الفاظ کی جانچ پڑتال
کرتا ہے جس طرح زبان خوراک کو چکھ لیتی ہے۔ 4 آئیں،
ہم اپنے لئے وہ کچھ چن لیں جو درست ہے، آپس میں
جان لیں کہ کیا کچھ اچھا ہے۔ 5 ایوب نے کہا ہے، ’گو
مَیں بے گناہ ہوں تو بھی اللہ نے مجھے میرے حقوق سے
محروم کر رکھا ہے۔ 6 جو فیصلہ میرے بارے میں کیا گیا ہے
اُسے مَیں جھوٹ قرار دیتا ہوں۔ گو مَیں بے قصور ہوں
تو بھی تیر نے مجھے یوں زخمی کر دیا کہ اُس کا علاج ممکن ہی
نہیں۔‘ 7 اب مجھے بتائیں، کیا کوئی ایوب جیسا بُرا ہے؟ وہ
تو کفر کی باتیں پانی کی طرح پیتے، 8 بدکاروں کی صحبت
میں چلتے اور بے دینوں کے ساتھ اپنا وقت گزارتے ہیں۔
9 کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ سے لطف اندوز ہونا
انسان کے لئے بے فائدہ ہے۔

10 چنانچہ اے سمجھ دار مردو، میری بات سنیں! یہ کیسے
ہو سکتا ہے کہ اللہ شریر کام کرے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ
قادرِ مطلق ناانصافی کرے۔ 11 یقیناً وہ انسان کو اُس کے
اعمال کا مناسب اجر دے کر اُس پر وہ کچھ لاتا ہے جس کا
تقاضا اُس کا چال چلن کرتا ہے۔ 12 یقیناً اللہ بے دین
حرکتیں نہیں کرتا، قادرِ مطلق انصاف کا خون نہیں کرتا۔
13 کس نے زمین کو اللہ کے حوالے کیا؟ کس نے اُسے پوری
دنیا پر اختیار دیا؟ کوئی نہیں! 14 اگر وہ کبھی ارادہ کرے کہ
اپنی روح اور اپنا دم انسان سے واپس لے 15 تو تمام لوگ
دم چھوڑ کر دوبارہ خاک ہو جائیں گے۔

16 اے ایوب، اگر آپ کو سمجھ ہے تو سنیں، میری
باتوں پر دھیان دیں۔ 17 جو انصاف سے نفرت کرے کیا
وہ حکومت کر سکتا ہے؟ کیا آپ اُسے مجرم ٹھہرانا چاہتے ہیں
جو راست باز اور قادرِ مطلق ہے، 18 جو بادشاہ سے کہہ سکتا
ہے، ’اے بدمعاش!‘ اور شرفا سے، ’اے بے دینو!‘؟ 19 وہ
تو نہ رئیسوں کی جانب داری کرتا، نہ عہدے داروں کو
پست حالوں پر ترجیح دیتا ہے، کیونکہ سب ہی کو اُس کے
ہاتھوں نے بنایا ہے۔ 20 وہ پل بھر میں، آدھی رات ہی مر
جاتے ہیں۔ شرفا کو ہلایا جاتا ہے تو وہ کوچ کر جاتے ہیں،
طاقت وروں کو بغیر کسی تگ و دَو کے ہٹایا جاتا ہے۔

21 کیونکہ اللہ کی آنکھیں انسان کی راہوں پر لگی رہتی
ہیں، آدم زاد کا ہر قدم اُسے نظر آتا ہے۔ 22 کہیں اِتنی
تاریکی یا گھنا اندھیرا نہیں ہوتا کہ بدکار اُس میں چھپ سکے۔
23 اور اللہ کسی بھی انسان کو اُس وقت سے آگاہ نہیں کرتا جب
اُسے الٰہی تختِ عدالت کے سامنے آنا ہے۔ 24 اُسے
تحقیقات کی ضرورت ہی نہیں بلکہ وہ زورآوروں کو پاش پاش
کر کے دوسروں کو اُن کی جگہ کھڑا کر دیتا ہے۔ 25 وہ تو
اُن کی حرکتوں سے واقف ہے اور اُنہیں رات کے وقت
یوں تہہ و بالا کر سکتا ہے کہ چُور چُور ہو جائیں۔ 26 اُن کی
بے دینی کے جواب میں وہ اُنہیں سب کی نظروں کے
سامنے پٹخ دیتا ہے۔ 27 اُس کی پیروی سے ہٹنے اور اُس
کی راہوں کا لحاظ نہ کرنے کا یہی نتیجہ ہے۔ 28 کیونکہ اُن
کی حرکتوں کے باعث پست حالوں کی چیخیں اللہ کے سامنے
اور مصیبت زدوں کی التجائیں اُس کے کان تک پہنچیں۔
29 لیکن اگر وہ خاموش بھی رہے تو کون اُسے مجرم قرار
دے سکتا ہے؟ اگر وہ اپنے چہرے کو چھپائے رکھے تو کون
اُسے دیکھ سکتا ہے؟ وہ تو قوم پر بلکہ ہر فرد پر حکومت کرتا
ہے 30 تاکہ شریر حکومت نہ کریں اور قوم پھنس نہ جائے۔

31 بہتر ہے کہ آپ اللہ سے کہیں، ’مجھے غلط راہ پر
لایا گیا ہے، آئندہ مَیں دوبارہ بُرا کام نہیں کروں گا۔ 32 جو

کچھ مجھے نظر نہیں آتا وہ مجھے سکھا، اگر مجھ سے ناانصافی ہوئی
ہے تو آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔‘ 33 کیا اللہ کو آپ کو وہ
اجر دینا چاہئے جو آپ کی نظر میں مناسب ہے، گو آپ نے
اُسے رد کر دیا ہے؟ لازم ہے کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں، نہ
کہ مَیں۔ لیکن ذرا وہ کچھ پیش کریں جو کچھ آپ صحیح سمجھتے
ہیں۔ 34 سمجھ دار لوگ بلکہ ہر دانش مند جو میری بات سنے
فرمائے گا، 35 ’ایوب علم کے ساتھ بات نہیں کر رہا، اُس
کے الفاظ فہم سے خالی ہیں۔ 36 کاش ایوب کی پوری
جانچ پڑتال کی جائے، کیونکہ وہ شریروں کے سے جواب
پیش کرتا، 37 وہ اپنے گناہ میں اضافہ کر کے ہمارے روبرو
اپنے جرم پر شک ڈالتا اور اللہ پر متعدد الزامات لگاتا ہے۔‘‘

اپنے آپ کو راست باز مت ٹھہرانا

35 پھر اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ”آپ کہتے ہیں، ’مَیں اللہ سے زیادہ راست باز
ہوں۔‘ کیا آپ یہ بات درست سمجھتے ہیں 3 یا یہ کہ ’مجھے کیا
فائدہ ہے، گناہ نہ کرنے سے مجھے کیا نفع ہوتا ہے؟‘ 4 مَیں
آپ کو اور ساتھی دوستوں کو اِس کا جواب بتاتا ہوں۔
5 اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائیں، بلندیوں کے
بادلوں پر غور کریں۔ 6 اگر آپ نے گناہ کیا تو اللہ کو کیا
نقصان پہنچا ہے؟ گو آپ سے متعدد جرائم بھی سرزد ہوئے
ہوں تاہم وہ متاثر نہیں ہو گا۔ 7 راست باز زندگی گزارنے
سے آپ اُسے کیا دے سکتے ہیں؟ آپ کے ہاتھوں سے اللہ
کو کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں! 8 آپ کے ہم جنس
انسان ہی آپ کی بے دینی سے متاثر ہوتے ہیں، اور آدم زاد
ہی آپ کی راست بازی سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔
9 جب لوگوں پر سخت ظلم ہوتا ہے تو وہ چیختے چلّاتے اور
بڑوں کی زیادتی کے باعث مدد کے لئے آواز دیتے ہیں۔
10 لیکن کوئی نہیں کہتا، ’اللہ، میرا خالق کہاں ہے؟ وہ کہاں
ہے جو رات کے دوران نغمے عطا کرتا، 11 جو ہمیں زمین پر
چلنے والے جانوروں کی نسبت زیادہ تعلیم دیتا، ہمیں پرندوں
سے زیادہ دانش مند بناتا ہے؟‘ 12 اُن کی چیخوں کے باوجود
اللہ جواب نہیں دیتا، کیونکہ وہ گھمنڈی اور بُرے ہیں۔
13 یقیناً اللہ ایسی باطل فریاد نہیں سنتا، قادرِ مطلق
اُس پر دھیان ہی نہیں دیتا۔ 14 تو پھر وہ آپ پر کیوں
توجہ دے جب آپ دعویٰ کرتے ہیں، ’مَیں اُسے نہیں
دیکھ سکتا،‘ اور ’میرا معاملہ اُس کے سامنے ہی ہے، مَیں اب
تک اُس کا انتظار کر رہا ہوں‘؟ 15 وہ آپ کی کیوں سنے
جب آپ کہتے ہیں، ’اللہ کا غضب کبھی سزا نہیں دیتا، اُسے
بُرائی کی پروا ہی نہیں‘؟ 16 جب ایوب منہ کھولتا ہے تو
بےمعنی باتیں نکلتی ہیں۔ جو متعدد الفاظ وہ پیش کرتا ہے وہ
علم سے خالی ہیں۔‘‘

اللہ کتنا عظیم ہے

36 اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ”تھوڑی دیر کے لئے صبر کر کے مجھے اِس کی تشریح
کرنے دیں، کیونکہ مزید بہت کچھ ہے جو اللہ کے حق میں
کہنا ہے۔ 3 مَیں دُور دُور تک پھروں گا تاکہ وہ علم حاصل
کروں جس سے میرے خالق کی راستی ثابت ہو جائے۔
4 یقیناً جو کچھ مَیں کہوں گا وہ فریب دہ نہیں ہو گا۔ ایک ایسا
آدمی آپ کے سامنے کھڑا ہے جس نے خلوص دلی سے اپنا
علم حاصل کیا ہے۔
5 گو اللہ عظیم قدرت کا مالک ہے تاہم وہ خلوص دلوں
کو رد نہیں کرتا۔ 6 وہ بے دین کو زیادہ دیر تک جینے نہیں
دیتا، لیکن مصیبت زدوں کا انصاف کرتا ہے۔ 7 وہ اپنی
آنکھوں کو راست بازوں سے نہیں پھیرتا بلکہ اُنہیں بادشاہوں

کے ساتھ تخت نشین کر کے بلندیوں پر سرفراز کرتا ہے۔

8 پھر اگر اُنہیں زنجیروں میں جکڑا جائے، اُنہیں مصیبت کے رسوں میں گرفتار کیا جائے 9 تو وہ اُن پر ظاہر کرتا ہے کہ اُن سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے، وہ اُنہیں اُن کے جرائم پیش کر کے اُنہیں دکھاتا ہے کہ اُن کا تکبر کا رویہ ہے۔ 10 وہ اُن کے کانوں کو تربیت کے لئے کھول کر اُنہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی ناانصافی سے باز آ کر واپس آؤ۔ 11 اگر وہ مان کر اُس کی خدمت کرنے لگیں تو پھر وہ جیتے جی اپنے دن خوش حالی میں اور اپنے سال سکون سے گزاریں گے۔ 12 لیکن اگر نہ مانیں تو اُنہیں دریائے موت کو عبور کرنا پڑے گا، وہ علم سے محروم رہ کر مر جائیں گے۔

13 بے دین اپنی حرکتوں سے اپنے آپ پر الٰہی غضب لاتے ہیں۔ اللہ اُنہیں باندھ بھی لے، لیکن وہ مدد کے لئے نہیں پکارتے۔ 14 جوانی میں ہی اُن کی جان نکل جاتی، اُن کی زندگی مقدّس فرشتوں کے ہاتھوں ختم ہو جاتی ہے۔ 15 لیکن اللہ مصیبت زدہ کو اُس کی مصیبت کے ذریعے نجات دیتا، اُس پر ہونے والے ظلم کی معرفت اُس کا کان کھول دیتا ہے۔

16 وہ آپ کو بھی مصیبت کے منہ سے نکلنے کی ترغیب دلا کر ایک ایسی کھلی جگہ پر لانا چاہتا ہے جہاں رکاوٹ نہیں ہے، جہاں آپ کی میز عمدہ کھانوں سے بھری رہے گی۔ 17 لیکن اِس وقت آپ عدالت کا وہ پیالہ پی کر سیر ہو گئے ہیں جو بے دینوں کے نصیب میں ہے، اِس وقت عدالت اور انصاف نے آپ کو اپنی سخت گرفت میں لے لیا ہے۔ 18 خبردار کہ یہ بات آپ کو کفر بکنے پر نہ اُکسائے، ایسا نہ ہو کہ تاوان کی بڑی رقم آپ کو غلط راہ پر لے جائے۔ 19 کیا آپ کی دولت آپ کا دفاع کر کے آپ کو مصیبت سے بچائے گی؟ یا کیا آپ کی سرتوڑ کوششیں یہ سرانجام دے سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں! 20 رات کی آرزو نہ کریں، اُس وقت کی جب قومیں جہاں بھی ہوں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ 21 خبردار رہیں کہ ناانصافی کی طرف رجوع نہ کریں، کیونکہ آپ کو اِسی لئے مصیبت سے آزمایا جا رہا ہے۔

22 اللہ اپنی قدرت میں سرفراز ہے۔ کون اُس جیسا اُستاد ہے؟ 23 کس نے مقرر کیا کہ اُسے کس راہ پر چلنا ہے؟ کون کہہ سکتا ہے، ’تُو نے غلط کام کیا‘؟ کوئی نہیں! 24 اُس کے کام کی تمجید کرنا نہ بھولیں، اُس سارے کام کی جس کی لوگوں نے اپنے گیتوں میں حمد و ثنا کی ہے۔ 25 ہر شخص نے یہ کام دیکھ لیا، انسان نے دُور دُور سے اُس کا ملاحظہ کیا ہے۔

26 اللہ عظیم ہے اور ہم اُسے نہیں جانتے، اُس کے سالوں کی تعداد معلوم نہیں کر سکتے۔ 27 کیونکہ وہ پانی کے قطرے اوپر کھینچ کر دھند سے بارش نکال لیتا ہے، 28 وہ بارش جو بادل زمین پر برسا دیتے اور جس کی بوچھاڑیں انسان پر پڑتی ہیں۔ 29 کون سمجھ سکتا ہے کہ بادل کس طرح چھا جاتے، کہ اللہ کے مسکن سے بجلیاں کس طرح کڑکتی ہیں؟ 30 وہ اپنے اِرد گرد روشنی پھیلا کر سمندر کی جڑوں تک سب کچھ روشن کرتا ہے۔ 31 یوں وہ بادلوں سے قوموں کی پرورش کرتا، اُنہیں کثرت کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ 32 وہ اپنی مٹھیوں کو بادل کی بجلیوں سے بھر کر حکم دیتا ہے کہ کیا چیز اپنا نشانہ بنائیں۔ 33 اُس کے بادلوں کی گرجتی آواز اُس کے غضب کا اعلان کرتی، ناانصافی پر اُس کے شدید قہر کو ظاہر کرتی ہے۔

37 یہ سوچ کر میرا دل لرز کر اپنی جگہ سے اُچھل پڑتا ہے۔ 2 سنیں اور اُس کی غضب ناک آواز پر غور کریں،

اُس غراتی آواز پر جو اُس کے منہ سے نکلتی ہے۔ 3 آسمان
تلے ہر مقام پر بلکہ زمین کی انتہا تک وہ اپنی بجلی چمکنے دیتا
ہے۔ 4 اِس کے بعد کڑکتی آواز سنائی دیتی، اللہ کی رعب دار
آواز گرج اُٹھتی ہے۔ اور جب اُس کی آواز سنائی دیتی
ہے تو وہ بجلیوں کو نہیں روکتا۔

5 اللہ انوکھے طریقے سے اپنی آواز گرجنے دیتا ہے۔
ساتھ ساتھ وہ ایسے عظیم کام کرتا ہے جو ہماری سمجھ سے باہر
ہیں۔ 6 کیونکہ وہ برف کو فرماتا ہے، 'زمین پر پڑ جا' اور
موسلادھار بارش کو، 'اپنا پورا زور دکھا۔' 7 یوں وہ ہر انسان کو
اُس کے گھر میں رہنے پر مجبور کرتا ہے تاکہ سب جان لیں
کہ اللہ کام میں مصروف ہے۔ 8 تب جنگلی جانور بھی اپنے
بھٹوں میں چھپ جاتے، اپنے گھروں میں پناہ لیتے ہیں۔

9 طوفان اپنے کمرے سے نکل آتا، شمالی ہوا ملک
میں ٹھنڈ پھیلا دیتی ہے۔ 10 اللہ پھونک مارتا تو پانی جم
جاتا، اُس کی سطح دُور دُور تک منجمد ہو جاتی ہے۔ 11 اللہ
بادلوں کو نمی سے بوجھل کر کے اُن کے ذریعے دُور تک اپنی
بجلی چمکاتا ہے۔ 12 اُس کی ہدایت پر وہ منڈلاتے ہوئے
اُس کا ہر حکم تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ 13 یوں وہ اُنہیں
لوگوں کی تربیت کرنے، اپنی زمین کو برکت دینے یا اپنی
شفقت دکھانے کے لئے بھیج دیتا ہے۔

14 اے ایوب، میری اِس بات پر دھیان دیں، رُک
کر اللہ کے عظیم کاموں پر غور کریں۔ 15 کیا آپ کو معلوم
ہے کہ اللہ اپنے کاموں کو کیسے ترتیب دیتا ہے، کہ وہ اپنے
بادلوں سے بجلی کس طرح چمکنے دیتا ہے؟ 16 کیا آپ
بادلوں کی نقل و حرکت جانتے ہیں؟ کیا آپ کو اُس کے
انوکھے کاموں کی سمجھ آتی ہے جو کامل علم رکھتا ہے؟ 17 جب
زمین جنوبی لُو کی زد میں آ کر چپ ہو جاتی اور آپ کے
کپڑے تپنے لگتے ہیں 18 تو کیا آپ اللہ کے ساتھ مل کر
آسمان کو ٹھونک ٹھونک کر پیتل کے آئینے کی مانند سخت بنا
سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

19 ہمیں بتائیں کہ اللہ سے کیا کہیں! افسوس،
اندھیرے کے باعث ہم اپنے خیالات کو ترتیب نہیں دے
سکتے۔ 20 اگر مَیں اپنی بات پیش کروں تو کیا اُسے کچھ معلوم
ہو جائے گا جس کا پہلے علم نہ تھا؟ کیا کوئی بھی کچھ بیان کر
سکتا ہے جو اُسے پہلے معلوم نہ ہو؟ کبھی نہیں! 21 ایک
وقت دھوپ نظر نہیں آتی اور بادل زمین پر سایہ ڈالتے ہیں،
پھر ہَوا چلنے لگتی اور موسم صاف ہو جاتا ہے۔ 22 شمال سے
سنہری چمک قریب آتی اور اللہ رعب دار شان و شوکت سے
گھرا ہوا آ پہنچتا ہے۔ 23 ہم تو قادرِ مطلق تک نہیں پہنچ
سکتے۔ اُس کی قدرت اعلیٰ اور راستی زور آور ہے، وہ کبھی
انصاف کا خون نہیں کرتا۔ 24 اِس لئے آدم زاد اُس سے
ڈرتے اور دل کے دانش مند اُس کا خوف مانتے ہیں۔“

اللہ کا جواب

38 پھر اللہ خود ایوب سے ہم کلام ہوا۔ طوفان میں سے
اُس نے اُسے جواب دیا،

2 ”یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے سے
میرے منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟ 3 مرد کی
طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تُو
مجھے تعلیم دے۔

4 تُو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بنیاد رکھی؟ اگر
تجھے اِس کا علم ہو تو مجھے بتا! 5 کس نے اُس کی لمبائی اور
چوڑائی مقرر کی؟ کیا تجھے معلوم ہے؟ کس نے ناپ کر اُس
کی پیمائش کی؟ 6 اُس کے ستون کس چیز پر لگائے گئے؟
کس نے اُس کے کونے کا بنیادی پتھر رکھا، 7 اُس وقت
جب صبح کے ستارے مل کر شادیانہ بجا رہے، تمام فرشتے

خوشی کے نعرے لگا رہے تھے؟
8 جب سمندر رِحم سے پھوٹ نکلا تو کس نے دروازے
بند کر کے اُس پر قابو پایا؟ 9 اُس وقت مَیں نے بادلوں کو
اُس کا لباس بنایا اور اُسے گھنے اندھیرے میں یوں لپیٹا جس
طرح نوزاد کو پوتڑوں میں لپیٹا جاتا ہے۔ 10 اُس کی حدود
مقرر کر کے مَیں نے اُسے روکنے کے دروازے اور کنڈے
لگائے۔ 11 مَیں بولا، ’تجھے یہاں تک آنا ہے، اِس سے
آگے نہ بڑھنا، تیری رعب دار لہروں کو یہیں رُکنا ہے۔‘
12 کیا تُو نے کبھی صبح کو حکم دیا یا اُسے طلوع ہونے
کی جگہ دکھائی 13 تاکہ وہ زمین کے کناروں کو پکڑ کر
بے دینوں کو اُس سے جھاڑ دے؟ 14 اُس کی روشنی میں زمین
یوں تشکیل پاتی ہے جس طرح مٹی جس پر مُہر لگائی جائے۔
سب کچھ رنگ دار لباس پہنے نظر آتا ہے۔ 15 تب بے دینوں
کی روشنی روکی جاتی، اُن کا اُٹھایا ہوا بازو توڑا جاتا ہے۔
16 کیا تُو سمندر کے سرچشموں تک پہنچ کر اُس کی
گہرائیوں میں سے گزرا ہے؟ 17 کیا موت کے دروازے
تجھ پر ظاہر ہوئے، تجھے گھنے اندھیرے کے دروازے نظر
آئے ہیں؟ 18 کیا تجھے زمین کے وسیع میدانوں کی پوری
سمجھ آئی ہے؟ مجھے بتا اگر یہ سب کچھ جانتا ہے!
19 روشنی کے منبع تک لے جانے والا راستہ کہاں ہے؟
اندھیرے کی رہائش گاہ کہاں ہے؟ 20 کیا تُو اُنہیں اُن
کے مقاموں تک پہنچا سکتا ہے؟ کیا تُو اُن کے گھروں تک
لے جانے والی راہوں سے واقف ہے؟ 21 بے شک تُو
اِس کا علم رکھتا ہے، کیونکہ تُو اُس وقت جنم لے چکا تھا جب
یہ پیدا ہوئے۔ تُو تو قدیم زمانے سے ہی زندہ ہے!
22 کیا تُو وہاں تک پہنچ گیا ہے جہاں برف کے
ذخیرے جمع ہوتے ہیں؟ کیا تُو نے اولوں کے گوداموں کو
دیکھ لیا ہے؟ 23 مَیں اُنہیں مصیبت کے وقت کے لئے
محفوظ رکھتا ہوں، ایسے دنوں کے لئے جب لڑائی اور جنگ
چھڑ جائے۔ 24 مجھے بتا، اُس جگہ تک کس طرح پہنچنا ہے
جہاں روشنی تقسیم ہوتی ہے، یا اُس جگہ جہاں سے مشرقی ہَوا
نکل کر زمین پر بکھر جاتی ہے؟
25 کس نے موسلا دھار بارش کے لئے راستہ اور
گرجتے طوفان کے لئے راہ بنائی 26 تاکہ انسان سے خالی
زمین اور غیرآباد ریگستان کی آب پاشی ہو جائے، 27 تاکہ
ویران و سنسان بیابان کی پیاس بجھ جائے اور اُس سے
ہریالی پھوٹ نکلے؟ 28 کیا بارش کا باپ ہے؟ کون شبنم
کے قطروں کا والد ہے؟
29 برف کس ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی؟ جو پالا
آسمان سے آ کر زمین پر پڑتا ہے کس نے اُسے جنم دیا؟
30 جب پانی پتھر کی طرح سخت ہو جائے بلکہ گہرے سمندر
کی سطح بھی جم جائے تو کون یہ سرانجام دیتا ہے؟
31 کیا تُو خوشۂ پروین کو باندھ سکتا یا جوزے کی
زنجیروں کو کھول سکتا ہے؟ 32 کیا تُو کروا سکتا ہے کہ
ستاروں کے مختلف جھرمٹ اُن کے مقررہ اوقات کے
مطابق نکل آئیں؟ کیا تُو دُبِ اکبر کی اُس کے بچوں سمیت
قیادت کرنے کے قابل ہے؟ 33 کیا تُو آسمان کے قوانین
جانتا یا اُس کی زمین پر حکومت متعین کرتا ہے؟
34 کیا جب تُو بلند آواز سے بادلوں کو حکم دے تو وہ
تجھ پر موسلا دھار بارش برساتے ہیں؟ 35 کیا تُو بادل کی
بجلی زمین پر بھیج سکتا ہے؟ کیا وہ تیرے پاس آ کر کہتی
ہے، ’مَیں خدمت کے لئے حاضر ہوں‘؟ 36 کس نے مصر
کے لق لق کو حکمت دی، مرغ کو سمجھ عطا کی؟ 37 کس کو
اِتنی دانائی حاصل ہے کہ وہ بادلوں کو گن سکے؟ کون آسمان
کے اِن گھڑوں کو اُس وقت اُنڈیل سکتا ہے 38 جب مٹی
ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح سخت ہو جائے اور ڈھیلے ایک

دوسرے کے ساتھ چپک جائیں؟ کوئی نہیں!

39 کیا تُو ہی شیرنی کے لئے شکار کرتا یا شیروں کو سیر کرتا ہے 40 جب وہ اپنی چھپنے کی جگہوں میں دبک جائیں یا گنجان جنگل میں کہیں تاک لگائے بیٹھے ہوں؟ 41 کون کوّے کو خوراک مہیا کرتا ہے جب اُس کے بچے بھوک کے باعث اللہ کو آواز دیں اور مارے مارے پھریں؟

39 کیا تجھے معلوم ہے کہ پہاڑی بکریوں کے بچے کب پیدا ہوتے ہیں؟ جب ہرنی اپنا بچہ جنم دیتی ہے تو کیا تُو اِس کو ملاحظہ کرتا ہے؟ 2 کیا تُو وہ مہینے گنتا رہتا ہے جب بچے ہرنیوں کے پیٹ میں ہوں؟ کیا تُو جانتا ہے کہ کس وقت بچے جنم دیتی ہیں؟ 3 اُس دن وہ دبک جاتی، بچے نکل آتے اور دردِ زہ ختم ہو جاتا ہے۔ 4 اُن کے بچے طاقت‌ور ہو کر کھلے میدان میں پھلتے پھولتے، پھر ایک دن چلے جاتے ہیں اور اپنی ماں کے پاس واپس نہیں آتے۔

5 کس نے جنگلی گدھے کو کھلا چھوڑ دیا؟ کس نے اُس کے رسّے کھول دیئے؟ 6 مَیں ہی نے بیابان اُس کا گھر بنا دیا، مَیں ہی نے مقرر کیا کہ بنجر زمین اُس کی رہائش گاہ ہو۔ 7 وہ شہر کا شورشرابہ دیکھ کر ہنس اُٹھتا، اور اُسے ہانکنے والے کی آواز سننی نہیں پڑتی۔ 8 وہ چرنے کے لئے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر گھومتا اور ہریالی کا کھوج لگاتا رہتا ہے۔

9 کیا جنگلی بَیل تیری خدمت کرنے کے لئے تیار ہو گا؟ کیا وہ کبھی رات کو تیری چرنی کے پاس گزارے گا؟ 10 کیا تُو اُسے باندھ کر ہل چلا سکتا ہے؟ کیا وہ وادی میں تیرے پیچھے چل کر سہاگا پھیرے گا؟ 11 کیا تُو اُس کی بڑی طاقت دیکھ کر اُس پر اعتماد کرے گا؟ کیا تُو اپنا سخت کام اُس کے سپرد کرے گا؟ 12 کیا تُو بھروسا کر سکتا ہے کہ وہ تیرا اناج جمع کر کے گاہنے کی جگہ پر لے آئے؟ ہرگز نہیں!

13 شتر مرغ خوشی سے اپنے پَروں کو پھڑپھڑاتا ہے۔ لیکن کیا اُس کا شاہ پَر لق لق یا باز کے شاہ پَر کی مانند ہے؟ 14 وہ تو اپنے انڈے زمین پر اکیلے چھوڑتا ہے، اور وہ مٹی ہی پر پکتے ہیں۔ 15 شتر مرغ کو خیال تک نہیں آتا کہ کوئی اُنہیں پاؤں تلے کچل سکتا یا کوئی جنگلی جانور اُنہیں روند سکتا ہے۔ 16 لگتا نہیں کہ اُس کے اپنے بچے ہیں، کیونکہ اُس کا اُن کے ساتھ سلوک اِتنا سخت ہے۔ اگر اُس کی محنت ناکام نکلے تو اُسے پروا ہی نہیں، 17 کیونکہ اللہ نے اُسے حکمت سے محروم رکھ کر اُسے سمجھ سے نہ نوازا۔ 18 تو بھی وہ اِتنی تیزی سے اُچھل کر بھاگ جاتا ہے کہ گھوڑے اور گھڑسوار کی دوڑ دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔

19 کیا تُو گھوڑے کو اُس کی طاقت دے کر اُس کی گردن کو ایال سے آراستہ کرتا ہے؟ 20 کیا تُو ہی اُسے ٹڈی کی طرح پھلانگنے دیتا ہے؟ جب وہ زور سے اپنے نتھنوں کو پُھلا کر آواز نکالتا ہے تو کتنا رعب دار لگتا ہے! 21 وہ وادی میں سُم مار مار کر اپنی طاقت کی خوشی مناتا، پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں آ جاتا ہے۔ 22 وہ خوف کا مذاق اُڑاتا اور کسی سے بھی نہیں ڈرتا، تلوار کے روبرو بھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ 23 اُس کے اوپر ترکش کھڑکھڑاتا، نیزہ اور شمشیر چمکتی ہے۔ 24 وہ بڑا شور مچا کر اِتنی تیزی اور جوش و خروش سے دشمن پر حملہ کرتا ہے کہ بگل بجتے وقت بھی روکا نہیں جاتا۔ 25 جب بھی بگل بجے وہ زور سے ہنہناتا اور دُور ہی سے میدانِ جنگ، کمانڈروں کا شور اور جنگ کے نعرے سونگھ لیتا ہے۔

26 کیا باز تیری ہی حکمت کے ذریعے ہَوا میں اُڑ کر اپنے پَروں کو جنوب کی جانب پھیلا دیتا ہے؟ 27 کیا عقاب تیرے ہی حکم پر بلندیوں پر منڈلاتا اور اونچی اونچی جگہوں پر اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے؟ 28 وہ چٹان پر رہتا، اُس

کے ٹوٹے پھوٹے کناروں اور قلعہ بند جگہوں پر بسیرا کرتا
ہے۔ 29 وہاں سے وہ اپنے شکار کا کھوج لگاتا ہے، اُس
کی آنکھیں دُور دُور تک دیکھتی ہیں۔ 30 اُس کے بچے
خون کے لالچ میں رہتے، اور جہاں بھی لاش ہو وہاں وہ
حاضر ہوتا ہے۔“

ایوب رب کو جواب نہیں دے سکتا

40 رب نے ایوب سے پوچھا،
2 ”کیا ملامت کرنے والا عدالت میں قادرِ مطلق سے
جھگڑنا چاہتا ہے؟ اللہ کی سرزنش کرنے والا اُسے جواب دے!“
3 تب ایوب نے جواب دے کر رب سے کہا،
4 ”مَیں تو نالائق ہوں، مَیں کس طرح تجھے جواب
دوں؟ مَیں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش رہوں گا۔ 5 ایک
بار مَیں نے بات کی اور اِس کے بعد مزید ایک دفعہ، لیکن
اب سے مَیں جواب میں کچھ نہیں کہوں گا۔“

اللہ کا جواب: کیا تجھے میری جیسی قدرت حاصل ہے؟

6 تب اللہ طوفان میں سے ایوب سے ہم کلام ہوا،
7 ”مرد کی طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال
کروں اور تُو مجھے تعلیم دے۔ 8 کیا تُو واقعی میرا انصاف
منسوخ کر کے مجھے مجرم ٹھہرانا چاہتا ہے تاکہ خود راست باز
ٹھہرے؟ 9 کیا تیرا بازو اللہ کے بازو جیسا زورآور ہے؟
کیا تیری آواز اُس کی آواز کی طرح کڑکتی ہے۔ 10 آ،
اپنے آپ کو شان و شوکت سے آراستہ کر، عزت و جلال
سے ملبس ہو جا! 11 بیک وقت اپنا شدید قہر مختلف جگہوں
پر نازل کر، ہر مغرور کو اپنا نشانہ بنا کر اُسے خاک میں ملا
دے۔ 12 ہر متکبر پر غور کر کے اُسے پست کر۔ جہاں بھی
بے دین ہو وہیں اُسے کچل دے۔ 13 اُن سب کو مٹی میں
چھپا دے، اُنہیں رسوں میں جکڑ کر کسی خفیہ جگہ گرفتار کر۔
14 تب ہی مَیں تیری تعریف کر کے مان جاؤں گا کہ تیرا
دہنا ہاتھ تجھے نجات دے سکتا ہے۔

اللہ کی قدرت اور حکمت کی دو مثالیں

15 بہیموت* پر غور کر جسے مَیں نے تجھے خلق کرتے
وقت بنایا اور جو بَیل کی طرح گھاس کھاتا ہے۔ 16 اُس کی
کمر میں کتنی طاقت، اُس کے پیٹ کے پٹھوں میں کتنی قوت
ہے۔ 17 وہ اپنی دُم کو دیودار کے درخت کی طرح لٹکنے دیتا
ہے، اُس کی رانوں کی نسیں مضبوطی سے ایک دوسری سے
جُڑی ہوئی ہیں۔ 18 اُس کی ہڈیاں پیتل کے سے پائپ،
لوہے کے سے سریے ہیں۔ 19 وہ اللہ کے کاموں میں
سے اوّل ہے، اُس کے خالق ہی نے اُسے اُس کی تلوار
دی۔ 20 پہاڑیاں اُسے اپنی پیداوار پیش کرتی، کھلے میدان
کے تمام جانور وہاں کھیلتے کودتے ہیں۔ 21 وہ کانٹے دار
جھاڑیوں کے نیچے آرام کرتا، سرکنڈوں اور دلدل میں چھپا
رہتا ہے۔ 22 خاردار جھاڑیاں اُس پر سایہ ڈالتی اور ندی
کے سفیدہ کے درخت اُسے گھیرے رکھتے ہیں۔ 23 جب
دریا سیلاب کی صورت اختیار کرے تو وہ نہیں بھاگتا۔ گو
دریائے یردن اُس کے منہ پر پھوٹ پڑے تو بھی وہ اپنے
آپ کو محفوظ سمجھتا ہے۔ 24 کیا کوئی اُس کی آنکھوں میں
اُنگلیاں ڈال کر اُسے پکڑ سکتا ہے؟ اگر اُسے پھندے میں
پکڑا بھی جائے تو کیا کوئی اُس کی ناک کو چھید سکتا ہے؟
ہرگز نہیں!

41 کیا تُو لویاتان* اژدہے کو مچھلی کے کانٹے سے پکڑ
سکتا یا اُس کی زبان کو رسّے سے باندھ سکتا ہے؟ 2 کیا تُو

*سائنس دان متفق نہیں کہ یہ کون سا جانور تھا۔

اُس کی ناک چھید کر اُس میں سے رسّا گزار سکتا یا اُس کے جبڑے کو کانٹے سے چیر سکتا ہے؟ 3 کیا وہ کبھی تجھ سے بار بار رحم مانگے گا یا نرم نرم الفاظ سے تیری خوشامد کرے گا؟ 4 کیا وہ کبھی تیرے ساتھ عہد کرے گا کہ تُو اُسے اپنا غلام بنائے رکھے؟ ہرگز نہیں! 5 کیا تُو پرندے کی طرح اُس کے ساتھ کھیل سکتا یا اُسے باندھ کر اپنی لڑکیوں کو دے سکتا ہے تاکہ وہ اُس کے ساتھ کھیلیں؟ 6 کیا سوداگر کبھی اُس کا سودا کریں گے یا اُسے تاجروں میں تقسیم کریں گے؟ کبھی نہیں! 7 کیا تُو اُس کی کھال کو بھالوں سے یا اُس کے سر کو ہارپونوں سے بھر سکتا ہے؟ 8 ایک دفعہ اُسے ہاتھ لگایا تو یہ لڑائی تجھے ہمیشہ یاد رہے گی، اور تُو آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا!

9 یقیناً اُس پر قابو پانے کی ہر اُمید فریب دہ ثابت ہو گی، کیونکہ اُسے دیکھتے ہی انسان گر جاتا ہے۔ 10 کوئی اِتنا بے دھڑک نہیں ہے کہ اُسے مشتعل کرے۔ تو پھر کون میرا سامنا کر سکتا ہے؟ 11 کس نے مجھے کچھ دیا ہے کہ مَیں اُس کا معاوضہ دوں۔ آسمان تلے ہر چیز میری ہی ہے!

12 مَیں تجھے اُس کے اعضا کے بیان سے محروم نہیں رکھوں گا، کہ وہ کتنا بڑا، طاقت ور اور خوب صورت ہے۔ 13 کون اُس کی کھال* اُتار سکتا، کون اُس کے زرہ بکتر کی دو تہوں کے اندر تک پہنچ سکتا ہے؟ 14 کون اُس کے منہ کا دروازہ کھولنے کی جرأت کرے؟ اُس کے ہولناک دانت دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ 15 اُس کی پیٹھ پر ایک دوسری سے خوب جُڑی ہوئی ڈھالوں کی قطاریں ہوتی ہیں۔ 16 وہ اِتنی مضبوطی سے ایک دوسری سے لگی ہوتی ہیں کہ اُن کے درمیان سے ہوا بھی نہیں گزر سکتی، 17 بلکہ یوں ایک دوسری سے چمٹی اور لپٹی رہتی ہیں کہ اُنہیں ایک دوسری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

18 جب چھینکیں مارے تو بجلی چمک اُٹھتی ہے۔ اُس کی آنکھیں طلوعِ صبح کی پلکوں کی مانند ہیں۔ 19 اُس کے منہ سے مشعلیں اور چنگاریاں خارج ہوتی ہیں، 20 اُس کے نتھنوں سے دھواں یوں نکلتا ہے جس طرح بھڑکتی اور دہکتی آگ پر رکھی گئی دیگ سے۔ 21 جب پھونک مارے تو کوئلے دہک اُٹھتے اور اُس کے منہ سے شعلے نکلتے ہیں۔

22 اُس کی گردن میں اِتنی طاقت ہے کہ جہاں بھی جائے وہاں اُس کے آگے آگے مایوسی پھیل جاتی ہے۔ 23 اُس کے گوشت پوست کی تہیں ایک دوسری سے خوب جُڑی ہوئی ہیں، وہ ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح مضبوط اور بے لچک ہیں۔ 24 اُس کا دل پتھر جیسا سخت، چکی کے نچلے پاٹ جیسا مستحکم ہے۔

25 جب اُٹھے تو زورآور ڈر جاتے اور دہشت کھا کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ 26 ہتھیاروں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، خواہ کوئی تلوار، نیزے، برچھی یا تیر سے اُس پر حملہ کیوں نہ کرے۔ 27 وہ لوہے کو بھوسا اور پیتل کو گلی سڑی لکڑی سمجھتا ہے۔ 28 تیر اُسے نہیں بھگا سکتے، اور اگر غلیل کے پتھر اُس پر چلاؤ تو اُن کا اثر بھوسے کے برابر ہے۔ 29 ڈنڈا اُسے تنکا سا لگتا ہے، اور وہ شمشیر کا شور شرابہ سن کر ہنس اُٹھتا ہے۔ 30 اُس کے پیٹ پر تیز ٹھیکرے سے لگے ہیں، اور جس طرح اناج پر گاہنے کا آلہ چلایا جاتا ہے اُسی طرح وہ کیچڑ پر چلتا ہے۔ 31 جب سمندر کی گہرائیوں میں سے گزرے تو پانی اُبلتی دیگ کی طرح کھَولنے لگتا ہے۔ وہ مرہم کے مختلف اجزا کو ملا ملا کر تیار کرنے والے عطار کی طرح سمندر کو حرکت میں لاتا ہے۔ 32 اپنے پیچھے وہ چمکتا دمکتا راستہ چھوڑتا ہے۔ تب لگتا ہے کہ سمندر کی گہرائیوں کے سفید بال ہیں۔ 33 دنیا میں اُس

*لفظی ترجمہ: بیرونی لباس۔

جیسا کوئی مخلوق نہیں، ایسا بنایا گیا ہے کہ کبھی نہ ڈرے۔
34 جو بھی اعلیٰ ہو اُس پر وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے،
وہ تمام رعب دار جانوروں کا بادشاہ ہے۔“

ایوب کی آخری بات

42 تب ایوب نے جواب میں رب سے کہا،
2 ”مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو سب کچھ کر پاتا ہے،
کہ تیرا کوئی بھی منصوبہ روکا نہیں جا سکتا۔ 3 تُو نے فرمایا،
’یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے سے میرے
منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟‘ یقیناً مَیں نے
ایسی باتیں بیان کیں جو میری سمجھ سے باہر ہیں، ایسی باتیں
جو اِتنی انوکھی ہیں کہ مَیں اُن کا علم رکھ ہی نہیں سکتا۔ 4 تُو
نے فرمایا، ’سن میری بات تو مَیں بولوں گا۔ مَیں تجھ سے
سوال کرتا ہوں، اور تُو مجھے تعلیم دے۔‘ 5 پہلے مَیں نے
تیرے بارے میں صرف سنا تھا، لیکن اب میری اپنی
آنکھوں نے تجھے دیکھا ہے۔ 6 اِس لئے مَیں اپنی باتیں
مسترد کرتا، اپنے آپ پر خاک اور راکھ ڈال کر توبہ کرتا
ہوں۔“

ایوب اپنے دوستوں کی شفاعت کرتا ہے

7 ایوب سے یہ تمام باتیں کہنے کے بعد رب اِلی فز
تیمانی سے ہم کلام ہوا، ”مَیں تجھ سے اور تیرے دو دوستوں
سے غصے ہوں، کیونکہ گو میرے بندے ایوب نے میرے
بارے میں درست باتیں کیں مگر تم نے ایسا نہیں کیا۔ 8 چنانچہ
اب سات جوان بیل اور سات مینڈھے لے کر میرے
بندے ایوب کے پاس جاؤ اور اپنی خاطر بھسم ہونے والی
قربانی پیش کرو۔ لازم ہے کہ ایوب تمہاری شفاعت کرے،
ورنہ مَیں تمہیں تمہاری حماقت کا پورا اجر دوں گا۔ لیکن اُس
کی شفاعت پر مَیں تمہیں معاف کروں گا، کیونکہ میرے
بندے ایوب نے میرے بارے میں وہ کچھ بیان کیا جو صحیح
ہے جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا۔“
9 اِلی فز تیمانی، بلدد سوخی اور ضوفر نعماتی نے وہ کچھ
کیا جو رب نے اُنہیں کرنے کو کہا تھا تو رب نے ایوب کی
سنی۔
10 اور جب ایوب نے دوستوں کی شفاعت کی تو
رب نے اُسے اِتنی برکت دی کہ آخرکار اُسے پہلے کی
نسبت دُگنی دولت حاصل ہوئی۔ 11 تب اُس کے تمام
بھائی بہنیں اور پرانے جاننے والے اُس کے پاس آئے
اور گھر میں اُس کے ساتھ کھانا کھا کر اُس آفت پر افسوس
کیا جو رب ایوب پر لایا تھا۔ ہر ایک نے اُسے تسلی دے کر
اُسے ایک سکہ اور سونے کا ایک چھلّا دے دیا۔
12 اب سے رب نے ایوب کو پہلے کی نسبت کہیں
زیادہ برکت دی۔ اُسے 14,000 بکریاں، 6,000 اونٹ،
بیلوں کی 1,000 جوڑیاں اور 1,000 گدھیاں حاصل ہوئیں۔
13 نیز، اُس کے مزید سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا
ہوئیں۔ 14 اُس نے بیٹیوں کے یہ نام رکھے: پہلی کا نام
یمیمہ، دوسری کا قصیعہ اور تیسری کا قرن ہپّوک۔ 15 تمام
ملک میں ایوب کی بیٹیوں جیسی خوب صورت خواتین پائی
نہیں جاتی تھیں۔ ایوب نے اُنہیں بھی میراث میں ملکیت
دی، ایسی ملکیت جو اُن کے بھائیوں کے درمیان ہی تھی۔
16 ایوب مزید 140 سال زندہ رہا، اِس لئے وہ
اپنی اولاد کو چوتھی پشت تک دیکھ سکا۔ 17 پھر وہ دراز
زندگی سے آسودہ ہو کر انتقال کر گیا۔